رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم پنجشنبہ

شرح چندہ

سالانہ - ۲۲ روپے
ششماہی - ۱۱ روپے
سہ ماہی - ۶ روپے
ماہوار - ۲½ روپے

قیمت فی پرچہ ۱/

جلد ۲ | ۱۸ امان ۱۳۲۷ ہش | ۶ جمادی الاول ۱۳۶۷ھ | ۱۸ مارچ ۱۹۴۸ء | نمبر ۵۹

امریکہ میں عام جبری بھرتی کی فوری تجویز!

یورپ کی جمہوریت کو کمیونسٹ اقتدار سے زبردست خطرہ

واشنگٹن ۱۷ مارچ۔ آج صدر ٹرومین نے کانگرس کے مشترکہ اجلاس میں امریکہ کی خارجہ پالیسی پر تقریر کرتے ہوئے جبری بھرتی کو عارضی طور پر از سرِنو رائج کرنیکی اہم تجویز پیش کی۔ آپنے وسیع پیمانے پر عام فوجی تربیت کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ نیز واضح کیا کہ یہ تجاویز جنگ کے خطرہ کو ٹالنے اور امن کو قائم کرنے کیلئے حد درجہ فوری اور انتہائی اہم ہیں۔ جب تک یورپ کی آزاد قومیں دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونیکے قابل نہیں ہو جاتیں اور جب تک جمہوریت کے خلاف کمیونزم کا بڑھتا ہوا خطرہ دُور نہیں ہو جاتا اُس وقت تک امریکہ کا اِس درجہ طاقتور رہنا ضروری ہے کہ وہ یورپ کے ان ممالک کی بروقتِ ضرورت امداد کر سکے جنہیں کمیونسٹ اقتدار سے شدید خطرہ لاحق ہے۔

(رائٹر)

آزاد فوجوں نے دشمن کا ایک اور طیّارہ مار گرایا!

مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کیلئے ڈاکٹر سیانگ نئی تجاویز پیش کرنے والے ہیں

لیک سکسیس ۱۷ مارچ۔ اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل میں کشمیر پر کل پھر بحث ہوگی۔ خیال ہے کہ کونسل کے صدر ڈاکٹر ٹی۔ ایف سیانگ (چین) سمجھوتہ کیلئے نئی شرائط پیش کریں گے۔ اندازہ لگایا جا رہا ہے کہ گفت و شنید ایک ایسے مرحلے پر پہنچ گئی ہے کہ اب ڈاکٹر سیانگ کونسل میں نئی تجاویز پر مشتمل ایک قرارداد پیش کرنے والے ہیں۔ امید ہے وہ یہ قرارداد کونسل کے دیگر ممبران کو دکھا دیں گے اور اس پر غور و خوض کے لئے ہندوستان و پاکستان کے نمائندوں کی ایک راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کا انعقاد بھی عمل میں لایا جائے گا۔ اس عرصے میں ہندوستانی وفد کے لیڈر مسٹر گوپال سوامی آئنگر بلجیم، فرانس، برطانیہ، روس اور امریکہ کے نمائندوں سے ملاقاتیں کر کے اُن پر ہندوستانی نقطۂ نظر کی وضاحت کرتے رہے ہیں۔ (باقی صفحہ ۲ کالم ۱)

آزاد فوج نے دشمن کا ایک طیّارہ مار گرایا

نوشہرہ کے محاذ پر ہندوستانی فوجوں کی ہزیمت

تراڑکھل ۱۷ مارچ۔ حکومتِ آزاد کشمیر کے محکمۂ دفاع کا ایک اعلان مظہر ہے کہ کل جب دشمن نے ہوائی فوج اور بھاری توپخانہ کی مدد سے نوشہرہ کے علاقے میں آگے بڑھنے کی کوشش کی تو آزاد فوج نے دشمن کا ایک طیّارہ مار گرایا۔ اِس مقابلہ میں دشمن کو زبردست جانی نقصان اُٹھا کر پیچھے ہٹنا پڑا۔ ۴۷ ہندوستانی سپاہی مارے گئے۔ ہمارا ایک آدمی کام آیا اور آٹھ زخمی ہوئے۔

(ا-پ)

نوشہرہ کے علاقہ میں آج بھی پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی

تراڑکھل ۱۷ مارچ حکومتِ آزاد کشمیر کے محکمۂ دفاع کا ایک اعلان مظہر ہے کہ اوڑی کے علاقے میں ہمارے گشتی دستے نے دشمن کے ایک کیمپ پر مورٹار توپوں سے گولہ باری کر کے اچانک حملہ کر دیا۔ دشمن کے کیمپ میں ابتری پھیل گئی۔ اُدھر سے بھی جواب میں شدید گولہ باری کی گئی لیکن اندھا دھند طریقے پر۔ دشمن کو بہت نقصان اُٹھانا پڑا۔ ہمارا گشتی دستہ صحیح سلامت واپس لوٹ آیا۔

نوشہرہ کے علاقہ میں لڑائی بدستور جاری ہے۔ آج پانچ گھنٹے تک مقابلہ ہوتا رہا۔ ہندوستانی حملہ آوروں کے ۷۵ سپاہی مارے گئے۔ مورٹار توپیں اور بہت سا گولہ بارود ہمارے ہاتھ آیا۔ دو آدمی ہمارے بھی کام آئے۔ اور سات زخمی ہوئے۔ پونچھ سے بذریعہ ہوائی جہاز ہندو شہریوں کو نکالا جا رہا ہے۔ ہماری طرف سے محاصرہ اور زیادہ تنگ کر دیا گیا ہے۔ (ا-پ)

شیخ عبداللہ کی خود پسندی

جموں ۱۷ مارچ۔ کل یہاں ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے شیخ عبداللہ نے اعلان کیا کہ پاکستان جس اصول کی بنا پر عالمِ وجود میں آیا ہے میں اسکے سراسر خلاف ہوں۔ کشمیر کا ایک ایک باشندہ لڑ کر مر جائیگا لیکن یہ تسلیم نہ کریگا کہ ریاست کا پاکستان کیساتھ الحاق عمل میں آئے۔ نیز معلوم ہوا ہے کہ جموں میں قائدِ اعظم کے خطاب کا استعمال شیخ عبداللہ کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے۔

کشمیر قدرتی طور پر پاکستان ہی کا ایک حصّہ ہے

حضرت امام جماعتِ احمدیہ کی تصریحات

کراچی ۱۷ مارچ۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعتِ احمدیہ کی حالیہ پریس کانفرنس کا حوالہ دیتے ہوئے ایسوسی ایٹڈ پریس کا نامہ نگار مزید رقمطراز ہے کہ حضرت امام جماعتِ احمدیہ نے پناہ گزینوں کو آبائی گھروں میں بسانے کے مطالبہ کے بعد فرمایا۔ اگر حالات نے اجازت دی اور مشرقی پنجاب میں جانوں کی حفاظت اور سلامتی کا یقین دلا دیا گیا تو ہم قادیان میں جو جماعتِ احمدیہ کا مقدس مرکز ہے واپس جائیں گے۔ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے آپنے فرمایا۔ کشمیر قدرتی طور پر پاکستان ہی کا ایک حصّہ ہے۔ چنانچہ پاکستان کے ساتھ ہی اِس کا الحاق ہونا چاہیئے (باقی صفحہ ۲ کالم ۱)

صوبہ سرحد میں شراب نوشی قانوناً ممنوع قرار دیدی جائیگی

پشاور ۱۷ مارچ۔ آج سرحد اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے خان عبد القیوم خان وزیرِ اعظم نے اِس اہم فیصلہ کا اعلان فرمایا کہ یکم اکتوبر ۱۹۴۸ء سے تمام صوبہ سرحد میں شراب نوشی کو قانوناً ممنوع قرار دیدیا جائے گا۔ اِس سے صوبے کی آمدن پر بہت اثر پڑے گا۔ بہرحال اِس کمی کو دوسرے ٹیکسوں سے پورا کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

(ا-پ)

مشرقی پاکستان کے بجٹ میں ۵ کروڑ ۷ لاکھ کا خسارہ!

ڈھاکہ ۱۶ مارچ۔ مشرقی پاکستان کی اسمبلی میں آج پہلا سالانہ بجٹ ۱۹۴۸-۴۹ء پیش کیا گیا۔ بجٹ میں ۵ کروڑ ۷ لاکھ کا خسارہ دکھایا گیا ہے۔ کُل آمدنی کا اندازہ ۱۱ کروڑ ۷ لاکھ [illegible] اخراجات کا تخمینہ ۱۷ کروڑ ۴ لاکھ روپے دکھایا گیا ہے۔ چار کروڑ ۱۳ لاکھ کا خسارہ مزید ٹیکسوں وغیرہ کی وصولی سے پورا کیا جائے گا جس کے لئے اسمبلی میں ضروری آئین بنائے جائیں گے۔ اِن ٹیکسوں میں ایک کروڑ روپے کے مرکزی بکری ٹیکس کے علاوہ دو کروڑ ۶۵ لاکھ روپے پٹ سن محصول کے شامل ہیں۔ نیز زرعی انکم ٹیکس کو عام انکم ٹیکس کے معیار تک بڑھا دیا جائے گا اس سے چالیس لاکھ روپیہ کی مزید آمدن ہوگی۔ پٹ سن کی قابلِ کاشت زمینوں پر لائسنس فیس سے بیس لاکھ مزید آمد کی امید ہے اس طرح کل ایک کروڑ ۲ لاکھ کا خسارہ باقی رہ جائیگا۔ وزیر خزانہ مسٹر حمید الحق چوہدری نے بتایا کہ اس باقیماندہ خسارہ کے لئے مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا جائیگا کہ وہ اسے برداشت کرے کیونکہ یہ رہ دراصل سپیشل پولیس فورس کے قیام اور فوجی اہمیت والی سڑکوں کی تعمیر کے اخراجات پر مشتمل ہے۔ اپ

صوبہ سرحد کے سالِ آئندہ کے بجٹ میں ۱۸ لاکھ ۴۱ ہزار کا خسارہ

پشاور ۱۷ مارچ۔ آنریبل خان عبد القیوم خان وزیرِ اعظم صوبہ سرحد نے آج صوبائی اسمبلی میں بجٹ بابت ۱۹۴۸-۴۹ء پیش کیا۔ بجٹ میں ۱۸ لاکھ ۴۱ ہزار کا خسارہ دکھایا گیا ہے۔ آمدنی کا اندازہ ۳ کروڑ ۶۰ لاکھ ۶۰ ہزار ہے برخلاف اس کے اخراجات کا تخمینہ ۳ کروڑ ۷۹ لاکھ ایک ہزار ہے۔ ۱۹۴۷-۴۸ء کے نظر ثانی شدہ تخمینہ جات میں ۴۶ لاکھ ۵۴ ہزار کا خسارہ دکھایا گیا ہے۔

وزیرِ اعظم نے اپنی میزانیہ تقریر میں اِس بات کا انکشاف کیا کہ پاکستان کی مرکزی حکومت نے صوبائی حکومت کو حسبِ معمول ایک کروڑ روپے کی امداد دینے کا وعدہ کیا ہے۔ آپ نے مزید بتایا کہ ۱۰۸۹۰۰ اِس وقت حکومت کے پاس موجود ہیں انہیں اگر شامل کر لیا جائے تو آنیوالے سال میں ۴۸۰۰۰ کی بچت ہو سکیگی۔ ٹیکسوں کے اجرا کا ذکر کرتے ہوئے آپنے بتایا بہت سے ٹیکس پہلے سے ہی بڑھا دیئے گئے ہیں اب بعض نئے ٹیکس بھی لگائے جائیں گے۔ کپڑے پر بکری ٹیکس چھ پائی کی بجائے ایک آنہ کر دیا گیا ہے نیشکر پر ٹیکس چھ پائی فی من بڑھا دیا گیا ہے سیمنٹ چار آنے فی بوری کے (بقیہ صفحہ ۲ کالم ۴)

عرب لیگ کی کانفرنس

بغداد ۱۷ مارچ۔ امید ہے۔ کہ مختلف ممالک کے درمیان شرح تبادلہ اور تجارت کے مسائل پر بحث کرنے کے لئے اگلے ماہ عرب لیگ کے نمائندے بغداد میں ایک کانفرنس منعقد کر رہے ہیں۔ لبنان، شام اور مصر کی طرف سے آمدہ یادداشتوں پر غور و خوض کرنے کے لئے اغراض کمیٹی کا آج ایک خاص اجلاس ہو رہا ہے۔ (ریوٹر)

مسلم لیگ کی تنظیم

لاہور ۱۷ مارچ: پنجاب پراونشل مسلم لیگ کی مجلس عمل کے ایک اجلاس میں ۱۶ مارچ شام میاں افتخار الدین کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا ہے نئے آئین کے مطابق مسلم لیگ کی از سر نو تنظیم شروع کر دی جائے اور نئے انتخابات تک پرانے صدر اور سیکرٹری ہی کام کو چلاتے رہیں گے۔ (اورینٹ)

صدر ٹرومین کا بیان

واشنگٹن ۱۶ مارچ:۔ یہاں توقع کی جا رہی ہے، کہ پریذیڈنٹ ٹرومین کانگرس کے مشترکہ اجلاس میں ریاستہائے متحدہ کی خارجہ پالیسی پر ایک قطعی بیان دیں گے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ اجلاس اتنا جلدی اور اچانک طلب کیا گیا ہے۔ کہ خود کانگرس لیڈر حیران ہیں۔ (رائٹر)

مسئلہ کشمیر بقیہ صفحہ اوّل

کشمیر میں استصواب رائے کے عبوری عرصہ کیلئے غیر جانبدار حکومت کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے ایک ہندوستانی ترجمان نے بتایا۔ ہندوستان اس قسم کے تجربہ کو کبھی تسلیم نہیں کر سکتا۔ اس سے خطرناک پیچیدگیاں پیدا ہونے کا امکان ہے۔ اگر آج یہ مثال قائم کر دی گئی۔ تو مستقبل میں بھی اس قسم کے جھگڑوں کو طے کرنے کے لئے اس کی پیروی کی جائے گی۔ (رائٹر)

دنیائے اسلام سے مفتی اعظم فلسطین کی پُر زور اپیل

کراچی ۱۷ مارچ۔ مفتی اعظم فلسطین نے ورلڈ مسلم ایسوسی ایشن کے صدر مولانا شبیر احمد عثمانی کے نام ایک ذاتی خط ارسال کیا ہے۔ پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک پر زور دیا ہے۔ کہ فلسطین کو یہودیوں سے بچانے کے لئے تمام عالم اسلامی کی متحدہ کوششوں کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہودیوں کو بالواسطہ بھی اور بلاواسطہ بھی مغربی طاقتوں کی طرف سے امداد پہنچ رہی ہے یہ خط عرب لیگ کے دو نمائندے لیکر آئے ہیں۔ جو آجکل عربوں کی حمایت میں امداد حاصل کرنے کے لئے پاکستان کا دورہ کر رہے ہیں۔ مفتی اعظم نے خط میں مزید لکھا ہے۔ عرب نوجوانوں نے بہر صورت فلسطین کو یہودیوں سے پاک کرانے کا عزم بالجزم کیا ہوا ہے اور امید ہے۔ کہ عرب اس مقدس جنگ میں باقی دنیائے اسلام کی طرف سے اکیلے نہیں چھوڑ دئے جائیں گے۔ نیز کامل توقع کا اظہار کیا ہے۔ کہ پاکستان اسلامی اخوت کے بے مثال جذبہ سے کام لے کر عربوں کی ہر ممکن امداد کرے گا۔ (اورینٹ پریس)

ہندوستانی سفیر نے کاغذات پیش کئے

نئی دہلی ۱۵ مارچ۔ ہفتہ کے دن ایک پر رونق تقریب میں مصر میں ہندوستان کے سب سے پہلے سفیر ڈاکٹر سید حسین نے شاہ فاروق والئی مصر کے سامنے اپنے شناختی کاغذات پیش کئے (اشار)

مشترکہ دفاعی کونسل کا اجلاس

کراچی ۱۷ مارچ:۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان اور وزیر مواصلات سردار عبدالرب نشتر کل بذریعہ ہوائی جہاز نئی دہلی روانہ ہو جائیں گے تاکہ مشترکہ دفاعی کونسل کے اجلاس میں پاکستان کی نیابت کر سکیں۔ وزیر اعظم جو وزیر دفاع بھی ہیں کے ہمراہ کرنل سکندر مرزا سیکرٹری محکمہ دفاع بھی ہوں گے

مغربی یورپ کی مجوزہ یونین کے پچاس سالہ معاہدہ پر

پانچوں ممالک کے نمائندوں نے دستخط کر دئے

پیرس ۱۷ مارچ۔ آج برسلز میں یورپ کے پانچ بڑے ممالک (بلجیئم۔ فرانس۔ لکسمبرگ۔ ہالینڈ۔ اور برطانیہ) کے نمائندوں نے باہمی اقتصادی تعاون اور فوجی امداد کے پچاس سالہ معاہدہ پر دستخط کر دئے۔ دوسری حکومتیں بھی مخصوص شرائط کے ساتھ اس یونین میں شامل ہو سکتی ہیں۔ اس معاہدہ کے مطابق ان پانچوں میں سے اگر کسی ایک ملک پر کسی بیرونی طاقت کی طرف سے حملہ ہوا۔ تو باقی چاروں حکومتیں اقوام متحدہ کے چارٹر کی دفعہ ۵۱ کے ماتحت اس کی فوجی اور ہر قسم کی دوسری امداد کرنے پر مجبور ہونگی۔ امن کونسل کو ان امدادی اقدامات سے فوری طور پر مطلع کر دیا جائے گا۔ اور جونہی کونسل بین الاقوامی امن کو بحال کرنے کے سلسلے میں ضروری کارروائی کرے گی۔ یہ ممالک مذکورہ اقدامات سے دستکش ہو جائیں گے۔ ایک مستقل مشاورتی کونسل کا قیام بھی عمل میں لایا جائیگا۔ اور معاہدہ میں شامل ہونے والے ملکوں میں سے کسی ملک کی درخواست پر بوقت ضرورت اس کونسل کا اجلاس بلایا جا سکے گا۔ (سٹار)

ہمارے قیدی بھائی خیریت سے ہیں

احباب اُن کی جلد واپسی کے لئے دعا فرمائیں

(حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رتن باغ لاہور)

جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے۔ اس وقت ہمارے بہت سے دوست قادیان اور اس کے ماحول کے رہنے والے جالندھر جیل میں قید ہیں۔ اس سے پہلے وہ گورداسپور جیل میں تھے۔ لیکن جب قیدیوں کے تبادلہ کی تجویز ہوئی۔ تو تبادلہ کی سہولت کی غرض سے انہیں جالندھر جیل کی طرف منتقل کر دیا گیا جہاں انہیں خدا کے فضل سے گورداسپور کی نسبت زیادہ آرام ہے۔ ان دوستوں میں مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے۔ اور مکرم سید ولی اللہ شاہ صاحب اور میجر چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ اور مولوی احمد خان صاحب نسیم اور مولوی عبد العزیز صاحب آف بھامڑی اور ڈاکٹر سلطان علی صاحب آف ماڑی بچیاں اور چوہدری علی اکبر صاحب اور بہت سے دوسرے دوست اور عزیز شامل ہیں۔ اور خدا کے فضل سے ڈاک کے ذریعے ان کی خیریت کی خبر آتی رہتی ہے مگر معلوم ہوا ہے کہ بعض دوستوں کی صحت بہت گری ہوئی ہے۔ اور قید خانہ کی زندگی نے اُن کی جسمانی حالت پر کافی خراب اثر ڈالا ہے۔ احباب ان سب دوستوں کی خیریت اور ان کی جلد واپسی کے لئے خصوصیت سے دعا کرتے رہیں۔ کیونکہ یہ وہ دوست ہیں جنہوں نے گذشتہ فسادات کے صدمہ سے دوہرا حصہ پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا اور ان کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو۔

قیدیوں کے تبادلہ کا سوال دونوں حکومتوں کے زیر غور ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ انشاء اللہ جلد تبادلہ کا فیصلہ ہو جائے گا۔ ہم بھی اس بارہ میں حکومت کے ساتھ خط و کتابت کر رہے ہیں۔

یہ امر خوشی کا موجب ہے۔ کہ جیل خانہ کی دیواروں کے اندر بھی ہمارے دوستوں کی طرف سے مذہبی تبادلہ خیال کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اور حضرت یوسف علیہ السلام کی سنت کو تازہ کرتے ہوئے ہمارے دوست پر امن طریق پر تبلیغ حق کا مقدس فریضہ بجا لاتے رہتے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ان کے علاوہ ہمارے بعض دوست دوسرے جیل خانوں میں بھی ہیں۔ مثلاً مولوی برکت علی صاحب لائق لدھیانہ جیل میں محبوس ہیں۔ ان دوستوں کے لئے بھی دعا فرمائی جائے۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ۱۷-۳-۴۸

حضرت امام جماعت احمدیہ کی تصریحات

از صفحہ اوّل

اسی طرح جوناگڑھ کو انڈین یونین میں شامل ہونا چاہئے تھا۔ کیونکہ جغرافیائی لحاظ سے جوناگڑھ اسی کا ایک حصہ بنتا ہے۔ آپ نے اس بات پر بھی زور دیا کہ احمدی ہر اس ملک اور حکومت کے وفادار رہیں گے جس کے وہ باشندے ہیں۔ آپ نے ریڈکلف ایوارڈ اور اقوام متحدہ کے فیصلہ تقسیم فلسطین کی مذمت فرمائی۔ (ا پ)

صوبہ سرحد کا بجٹ بقیہ صفحہ اوّل

اور برف پر دو آنے فی من نئے ٹیکس لگائے گئے ہیں صوبے میں چینی کی پیداوار اور درآمد پر بھی اڑھائی روپے فی من ٹیکس وصول کیا جائے گا۔ آپ نے یہ بھی بتایا۔ کہ صوبے کو اس قابل بنانے کے لئے کہ یہ اپنے پاؤں پر آپ کھڑا ہو سکے۔ زراعتی انکم ٹیکس بل اور غیر منقولہ جائیداد کا ٹیکس بل پیش کیا جائیگا آپ نے مزید بتایا۔ کہ غیر مسلم باشندوں کے چلے جانے سے صوبے میں مالیہ وغیرہ کی وصولی پر بہت بُرا اثر پڑا ہے۔ اور اب اس میں مزید کمی ہو جانے کا امکان ہے۔ کیونکہ شراب نوشی کی عام ممانعت کا معاملہ بھی حکومت کے زیر غور ہے۔ مردان میں چینی کا ایک زبردست کارخانہ کھولنے کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا۔ کہ مرکزی حکومت کی مدد سے اس سلسلے میں گفت و شنید مکمل ہو چکی ہے۔ یہ کارخانہ تمام برعظیم میں کھانڈ تیار کرنے کا سب سے بڑا کارخانہ ہو گا۔ تقریباً ۵۰ ہزار ٹن چینی سالانہ تیار ہو سکے گی۔ جس کے لئے ۵ لاکھ ٹن گنا درکار ہو گا۔ اس کا صوبہ کی مالی حالت پر بہت خوشگوار اثر پڑے گا نیز تمام مغربی پاکستان کی کھانڈ وغیرہ کی ضروریات بھی اس سے پوری ہو سکیں گی۔ کوئلہ کی دریافت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے امید ظاہر کی کہ اس کی وجہ سے صوبے میں صنعتی ترقی کے بہت سے امکانات پیدا ہو گئے ہیں۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ ۱۹۴۸ء-۴۹ء میں بجلی پیدا کرنے کے انتظامات کو وسیع کرنے پر ۴۰ لاکھ روپیہ صرف کیا جائیگا۔ ۱۴ لاکھ ۸ ہزار روپیہ ذرائع آبپاشی کو بڑھانے پر اور ۲ لاکھ ۴۷ ہزار صوبائی ٹرانسپورٹ کمیٹی پر خرچ ہونگے۔ تعلیم پر ۲۲ لاکھ ۳۴ ہزار روپیہ خرچ کرنے کی توقع ظاہر کی گئی ہے۔ نیز بجٹ میں پناہ گزینوں کو آباد کرنے کیلئے ۴ لاکھ ۵۰ ہزار کی رقم الگ رکھی گئی ہے۔

آپ نے صوبائی تعصب کی شدید ملامت کی اور تقریر کے آخر میں قائداعظم کی عدیم المثال خدمات کا ذکر کرتے ہوئے نہایت شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا (ا۔پ)

حکومتی اداروں میں مہاجرین کی

نمائندگی کا مطالبہ

لاہور ۱۷ مارچ۔ مغربی پنجاب کی لیگ اسمبلی پارٹی کے اجلاس میں ایک غیر سرکاری ریزولیوشن پر غور کیا گیا۔ اس قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ صوبے سے غیر مسلموں کے چلے جانے سے ڈسٹرکٹ بورڈ وغیرہ جیسے اداروں میں جو نشستیں خالی ہوئی ہیں۔ ان میں مہاجرین کے نمائندوں سے پر کیا جائے۔ شیخ کرامت علی وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ کی صدارت میں ایک کمیٹی مقرر کی گئی جو اس مسئلہ پر غور کر کے ۱۹ مارچ تک اپنی سفارشات پیش کریگی (ا پ)

پاکستان کے کمانڈر انچیف جنرل گریسی بذریعہ طیارہ راولپنڈی سے روانہ ہو کر کل اس وفد کے ساتھ مل جائیں گے (ا۔پ)

کاشتکار مہاجرین بیج کے اخراجات سے بچ سکتے ہیں

لاہور ۱۷ مارچ: محکمہ اطلاعات عامہ مغربی پنجاب کا ایک نوٹ کہ ضلع منٹگمری میں محکمہ زراعت کا فیلڈ سٹاف اپنے دیگر فرائض کے علاوہ کاشتکاروں کو زیادہ سے زیادہ رقبہ پر گنے کی فصل اگانے کی ترغیب بھی دیتا رہا ہے اور "مونڈھی" فصل اگانے کی بھی سفارش کرتا رہا ہے اس طریقے سے مہاجرین بیج کے اخراجات سے بچ سکتے ہیں:۔ (ا۔پ)

روزنامہ الفضل لاہور
۱۸ مارچ ۱۹۴۸ء

مالکِ حقیقی پر ایمان

اگر آپ مختلف انسانوں کی ظاہری شکل و صورت پر نظر ڈالیں تو باوجودیکہ تمام افراد کے چہرے ایک سے ہیں وہی ناک وہی آنکھیں وہی ہونٹ وہی ٹھوڑی وہی پیشانی پھر بھی سب کے نقش جدا جدا ہونگے۔ اعضا کے ذرا ذرا سے فرق سے ایک فرد دوسرے فرد سے مختلف نظر آئے گا۔ یکسانی میں یہ رنگا رنگی فطرت کا ایک ایسا اٹل قانون ہے۔ کہ خواہ دو افراد شکل و صورت میں کتنا بھی ملتے جلتے کیوں نہ ہوں۔ آپ کوئی دو ایسے افراد پیش نہیں کر سکتے۔ جن کو ایک سا کہا جا سکے۔ یہ بات اتنی ظاہر ہے کہ اس کے ثبوت کے لئے کسی مزید تفصیل کی ضرورت نہیں۔ قدرت کا یہ اٹل قانون نہ ہوتا۔ تو حقیقت یہ ہے۔ کہ افراد کی انفرادیت ہی مٹ جاتی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ ایک سے ایک کو پہچاننا مشکل ہو جاتا۔ اور دنیا کا تمام کاروبار درہم برہم ہو جاتا۔ ذرا خیال فرمائیے کہ ابھی ابھی آپ ایک شخص سے کوئی بات کرتے۔ کوئی کام اس کے سپرد کرتے۔ پھر اگر تھوڑے سے وقفہ کے بعد آپ اس کو اسی کے متعلق کچھ کہنا چاہتے۔ تو آپ کے لئے کیا مشکل درپیش ہوتی۔ کیونکہ اس خاص شخص کو پہچاننا تو آپ کے لئے ناممکن ہوتا۔ یہ تو کیا باپ اور بیٹے میں اشتباہ پیدا ہو جاتا۔ بیٹی اور بہن میں تفریق کرنا ناممکن ہو جاتا۔ غرض اگر یہ ذرا ذرا سا فرق انسان کو انسان سے پہچاننے کے لئے نہ رکھا جاتا۔ تو قدرت کا کارخانہ ایک منٹ کے لئے نہیں چل سکتا تھا۔ پھر یکسانی سے جو صدمہ دل پر ہوتا۔ اس کا تو فوری نتیجہ اکثر اوقات موت ہی نکلتا۔ سوسائٹی میں کوئی ایسی دلچسپی نہ رہتی۔ زندگی اجیرن ہو کر ایک قدم آگے نہ چل سکتی۔ آپ جتنا بھی زیادہ اس بات پر غور کریں گے اتنی ہی ان ہمورنگی اور شکلی فروق کی اہمیت آپ پر عریاں ہوتی جائے گی۔

اب ذرا آگے چلئے یہ تو ظاہری امتیازات کا قصہ ہے۔ آپ اسی طرح کے فروق انسانوں کی ذہنیتوں اور ان کی جسمانی اور دماغی قابلیتوں میں دیکھیں گے۔ کسی کو آپ چست و چالاک کہتے ہیں اور کسی کو سست کسی کو طاقتور اور کسی کو کمزور۔ کسی کو ذہین سمجھتے ہیں۔ تو کسی کو غبی۔ کسی کو عقلمند کسی کو بے وقوف۔ ایک فرد کی ذہنیت اور قابلیتیں دوسرے فرد سے الگ نظر آئینگی۔ افراد کی جسمانی اور ذہنی قابلیتوں میں یہ فروق بھی قدرت کا اسی طرح اٹل قانون ہے۔ جس طرح شکل و صورت کے فروق بیکار نہیں۔ اسی طرح یہ فروق بھی بیکار نہیں ہو سکتے۔ جس طرح ظاہری فروق کی وجہ سے دنیا کی رنگا رنگی بلکہ دنیا کی ہستی قائم ہے۔ اسی طرح ان فروق کی وجہ سے قائم ہے۔

انسانی ساخت کے ان ظاہری اور باطنی فروق کی وجہ سے جو نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ انہیں بھی ہمیں اٹل ماننا پڑے گا۔ اول تو اس لئے کہ ان دونوں قسم کے فروق کو ہم رفع نہیں کر سکتے۔ اور اگر یہ کسی طرح ممکن بھی ہو۔ تو اس کے بعد ہم زندہ نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ جیسا کہ ہم نے اوپر بتایا ہے۔ دنیا کا قیام انہی فروق کی وجہ سے ممکن ہے۔ ظاہر ہے کہ جب ہم ان بنیادی فروق کو مٹا نہیں سکتے۔ تو ان مختلف نتائج کو جن کی بنیاد ان فروق پر ہے۔ کس طرح ہموار کر سکتے ہیں۔ ممکن ہے کوئی شخص یہ کہے کہ ہم انسان کی ظاہری شکل کو عمل جراحی سے بدل سکتے ہیں۔ اور اسی طرح تعلیم و تربیت سے اس کی ذہنیت کو کم بیش کر سکتے ہیں۔ اس لئے ہم نتائج میں بھی تبدیلی کر سکتے ہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن یہاں ہم جو بات واضح کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ ایک انسان کی ظاہری اور باطنی قابلیتوں کو آپ بڑھا گھٹا ضرور سکتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں کر سکتے۔ کہ دونوں افراد کی شکل اور ذہنیت کو یکساں کر دیں۔ خواہ ایک حبشی کو لے کر آپ روسی بنا سکیں خواہ ایک غبی کو لے کر آپ ذہین بنا سکیں۔ تو یہ اور بات ہے لیکن آپ کبھی یہ نہیں کر سکتے۔ کہ افراد کو ایک شکل و صورت اور ایک قابلیت کا حامل بنا دیں۔ دو افراد کی شکل و صورت میں جو فروق ہیں وہ آپ کبھی نہیں مٹا سکتے۔ افراد کی ذہنیت میں جو فروق ہیں وہ آپ کبھی نہیں مٹا سکتے۔ یہ ایک ایسا اٹل قانون ہے جس سے انکار کرنا ممکن نہیں۔ ہم نے اوپر عرض کیا ہے کہ ان فروق کی وجہ سے جو فروق نتائج میں پیدا ہو گئے ہیں۔ وہ بھی اسی اٹل قانون کے ماتحت آئینگے۔ مثلاً آپ یہ کبھی نہیں کر سکتے کہ دو آدمی ایک ہی وقت میں ایک ہی معیار کا کام کر سکیں کیونکہ ہم ابھی مان چکے ہیں۔ کہ انسانوں کی قابلیتوں کے فروق اٹل ہیں۔ انسان کے ہاتھ مشینیں نہیں ہیں۔ کہ ان کو ایک ہی ماپ پر بنایا گیا ہو۔ اور ان کو ایک معیاری طاقت بخشی گئی ہو۔ اسی طرح دو انسان بھی ایسے نہیں نکل آ سکتے۔ جن کے پیٹ ایک ہی قسم کی چیز ایک ہی مقدار کے ساتھ ہضم کر سکتے ہوں۔ جیسا کہ ہم نے اوپر تسلیم کیا ہے۔ ان فروق کے باوجود انسانوں میں یکسانی بھی ہے۔ یہ فروق بعض وقت اتنے نازک ہوتے ہیں کہ ہم ان کا ادراک بھی نہیں کر سکتے۔

اگر ہم نے یہ باتیں سمجھ لی ہیں۔ تو ہمیں یقین کرنا چاہئے کہ دنیا میں انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لئے جو اصول بنائے جائیں۔ وہ اسی وقت صحیح طور پر مفید ہو سکتے ہیں۔ جب ان میں انسانوں کے باہمی فروق اور یکسانی کا پورا پورا لحاظ رکھا گیا ہو۔ ان میں اگر افراط و تفریط کا عالم ہو گا۔ تو یقیناً یہ اصول ناکام رہیں گے۔ اور ہماری صحیح راہ نمائی نہ کر سکینگے دنیا کے عقلمند جو تحریکیں چلاتے ہیں۔ ان میں یہی خامی ہوتی ہے۔ اس وقت ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ دنیا میں دو متضاد جمہوری اصول باہم دست و گریباں ہونے پر تلے ہوئے ہیں۔ ایک سرمایہ دارانہ جمہوریت ہے۔ جو افراط کی حامل ہے۔ اور انسان کی کمائی کو باہمی فروق پر تقسیم کرنے پر مصر ہے۔ دوسری طرف اشتراکی جمہوریت ہے۔ جو تفریط کی حامل ہے۔ اور انسانی کمائی کی یکسانی تقسیم پر مصر ہے۔ دونوں انتہا پسند واقع ہوئے ہیں۔ دونوں کو ہم نے جمہوریت اس لئے کہا ہے۔ کہ دونوں جمہوریت کے دعویدار ہیں۔ دراصل یہ دونوں تحریکیں ملحدانہ ہیں۔ اور دونوں کے مقاصد محض مادی ہیں۔ دونوں کی بناء دہریت پر ہے۔ دونوں کا نظریہ یہ ہے۔ کہ اس مادی ظاہری دنیا کے پرے کچھ بھی نہیں ہے۔ لیکن پھر دونوں ایک دوسرے سے بالکل متقابل سمتوں کی طرف رواں ہیں۔ سرمایہ داری کا اصول یہ ہے۔ کہ جو کچھ ایک انسان کے قبضہ میں ہے۔ وہ اس کا پورا پورا مالک ہے۔ جس طرح وہ چاہے اس کو استعمال کر سکتا ہے۔ وہ دوسروں کو بالکل محروم کرنے کا بھی حق رکھتا ہے۔ دوسری طرف اشتراکیت کہتی ہے۔ کہ خواہ ایک آدمی کمانے کی زیادہ قابلیت رکھتا ہے یا کم۔ استعمال میں سب انسانوں کا حق برابر ہے اس لئے جو زیادہ کماتا ہے یا زیادہ رکھتا ہے۔ اس سے چھین لینا چاہئے۔ دونوں اصولوں کو انتہا تک لے جانے سے جو ابتری پیدا ہوتی ہے۔ اس کی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں۔

ظاہر ہے کہ یہ دونوں اصول حد اعتدال سے باہر چلے گئے ہیں۔ اور انسانی کی دوگونہ فطرت کو جو باہمی فروق اور پھر ایک طرح کی یکسانی پر حامل ہے نظر انداز کر جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ فطرت دونوں کو اپنے اپنے غلط طریق سے متنبہ کرتی رہتی ہے۔ اور دونو ایک معتدل نظریہ کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں۔ لیکن چونکہ دنیاوی عقل کا راستہ بہت کٹھن اور طویل ہے دونوں کو ایک نقطہ پر جمع ہونے کے لئے صدیوں کی ضرورت ہے۔ اور ممکن ہے کہ کبھی منزل مقصود پر پہنچ ہی نہ سکیں۔

جب تک انسانی فطرت کا ایک دوسرا اصول کہ انسانی زندگی کے حدود مافوق الطبعیات تک پھیل رہے ہیں۔ بروئے کار نہیں آئے گا۔ یہ نظریات کا تضاد دور نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہم یہ تسلیم نہیں کریں گے۔ کہ زندگی مادیات سے بلند تر ہے۔ اس وقت تک ہم اعتدال کی منزل نہیں پا سکتے۔ جب تک ہم یہ نہیں مانیں گے کہ ان تمام اشیاء اور قوے کا مالک کوئی اور ہے۔ اور ہماری ملکیتیں صرف اسی حد تک ہیں جس حد تک زندگی کے مادی قیام کے لئے ان کی ضرورت ہے۔ اس وقت تک سرمایہ داری اپنے بدترین معنوں میں ترقی کرتی چلی جائیگی۔ اور اس کے بالکل متضاد جذبات بھی ابھرتے رہیں گے اور دونوں میں تصادم کا خطرہ ہر وقت لگا رہے گا۔

فرض کیجئے کہ دنیا صرف دو انسانوں پر مشتمل ہے اور ان میں سے ایک صرف ایک روٹی کمانے کی قابلیت رکھتا ہے۔ لیکن اسکو دو روٹیوں کی بھوک ہے۔ دوسرا دو روٹیاں کما سکتا ہے لیکن صرف ایک روٹی کھاتا ہے۔ اب اگر دوسرا آدمی سرمایہ دار ہے تو وہ کہے گا۔ کہ پہلا آدمی بھوکا مر جائے۔ تو مر جائے۔ میں اپنی فالتو روٹی اسکو نہیں دیتا۔ کیونکہ یہ میری ہے۔ اور اگر دوسرا آدمی اشتراکی ہے۔ تو وہ کہے گا کہ مجھے دو روٹیوں کی ضرورت ہے۔ میرا حق ہے کہ اس سے فالتو روٹی بلکہ سزا کے طور پر دونوں روٹیاں زبردستی چھین لوں۔ ظاہر ہے کہ اگر دونوں اپنے اپنے حقوق پر اڑے رہیں گے۔ تو دونوں میں جنگ ضروری ہے جس کا نتیجہ دونوں کے لئے تباہی ہے۔ یہ نتیجہ ضروری ہے۔ اگر دونوں کا منتہائے نظر صرف پیٹ ہو گا۔ لیکن اگر دونوں کا منتہائے نظر بدل جائے۔ اور دونوں کے دل میں انسانیت کے جذبات بیدار ہو جائیں۔ تو نتیجہ بالکل متضاد ہو گا۔ اس صورت میں دوسرا خود بخود اپنی فالتو روٹی پہلے کو دے دیگا۔ تاکہ دونوں زندہ رہ سکیں۔ اور انسانیت کا جذبہ اس وقت تک بیدار نہیں ہو سکتا۔ جب تک سوال صرف پیٹ کا سوال ہی رہے گا۔ یہ اس وقت ہی بیدار ہو سکتا ہے جب زندگی صرف پیٹ کی زندگی ہی نہیں سمجھی جائے گی۔ بلکہ اس سے بلند اور بہت بلند سمجھی جائیگی۔ یہی انسانیت کا جذبہ ہے۔ جو انسانی زندگی کے حدود کو ماوراء الطبعیات کے عالم تک وسیع کر دیتا ہے۔ اور انسان کو اس ہستی سے دوچار کرتا ہے۔ جو ان تمام اشیاء کا مالک حقیقی ہے۔

اسلام اسی جذبہ انسانیت کو ابھارنا چاہتا ہے۔ اس لئے اس کا پہلا اصول اشیاء کے مالک حقیقی پر کامل ایمان ہے۔ یہی نہیں اسلام نے ان اشیاء کی صحیح تقسیم کے لئے تفصیلی تجاویز بھی ایسی بتائی ہیں۔ کہ جن پر عمل کر کے انسان اعتدال کی منزل مقصود تک پہنچ سکتا ہے۔ وہ انسانی فطرت کے دوگونہ پہلو باہمی فروق اور یکسانی کے توازن کا بہترین حل پیش کرتا ہے۔ اگر اسلام کا مطالعہ اس نقطۂ نظر سے کیا جاسکے۔ تو کھل جائے گا۔ کہ انسانی فطرت اور اسلام کی واضع ایک ہی علیم و حکیم ہستی ہے۔

بجٹ کے لئے مد جماعتہائے احمدیہ

انسپکٹران بیت المال کو بذریعہ خطوط و اخبار اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ کہ ان کی طرف سے جماعتوں کے جو بجٹ [illegible] ہیں۔ ان کی رفتار بہت سست ہے اس لئے ان کو زیادہ مستعدی سے کام لینا چاہئے۔ اس کے بعد گو بجٹ پہلے سے زیادہ تعداد میں آنے شروع ہو گئے ہیں۔ لیکن تاحال اور کوشش کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں جماعتوں کے عہدہ داران سے بھی توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ انسپکٹران کے ساتھ پورے طور پر تعاون کریں گے۔ اور کوشش کریں گے کہ بجٹ ہر لحاظ سے مکمل صورت میں تیار ہوں۔ اور کسی احمدی کا نام جس کی آمد کا کوئی ذریعہ ہو بجٹ میں درج ہونے سے رہ نہ جائے۔ موجودہ مالی مشکلات کے پیش نظر عہدہ داران کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ وہ صدر انجمن کی آمد کو بڑھانے کے لئے ہر ممکن کوشش فرمائیں۔ ناظر بیت المال

اطلاع دیں

جملہ احمدی جماعتوں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اگر ان کے ہاں مہاجرین کو آباد کرنے کے لئے ابھی کچھ زمین پڑی ہو۔ تو وہ فوراً جودھامل بلڈنگ لاہور میں دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ (ناظر آبادی)

شخصی ملکیت کے متعلق قرآن مجید کے ارشادات

حکومت اور افراد کے حقوق کیلئے درمیانہ راستہ

از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر

اسلام نے انسان کو اس زمین پر اللہ تعالیٰ کا نائب مقرر فرمایا ہے۔ انسان کا فرض ہے۔ کہ وہ کائناتِ عالم میں احکام خداوندی کو نافذ کرے اور یہی اس کے اشرف المخلوق ہونے کا راز ہے۔ اسلامی نقطۂ نگاہ سے مخلوق کا اصل مالک تو اللہ ہی ہے۔ کیونکہ وہی آفرینندۂ جہان اور خالق ارض و سما ہے۔ اصل ملکیت اللہ کے سوا نہ کسی فرد کو حاصل ہے نہ کسی جمعیت اور حکومت کو۔ قل اللّٰھم مالک الملک توتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء و تعز من تشاء و تذل من تشاء بیدک الخیر انک علیٰ کل شیءٍ قدیر۔ (سورہ آل عمران) اے مسلمانو! تم یہ کہو کہ اے بادشاہت کے مالک حقیقی خدا! تو جس کو چاہتا ہے حکومت عطا کرتا ہے اور جس سے چاہتا ہے سلطنت چھین لیتا ہے۔ جسے چاہتا ہے عزت بخش دیتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے ذلیل کر دیتا ہے۔ تیرے ہاتھ میں تو بھلائی اور بہتری ہی ہے (یعنی سزائیں انسانوں کے اپنے عمل کے نتیجہ میں ملتی ہیں) اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔ نیز فرمایا۔ قال موسیٰ لقومہ استعینوا باللہ واصبروا ان الارض للہ یورثھا من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین (سورہ اعراف) یعنی حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ سے مدد چاہو۔ اور صبر کرو۔ یقیناً زمین کا مالک اللہ ہے۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہیگا اس کا وارث بنائیگا۔ اور بہتر انجام متقیوں کا ہی ہوگا۔

قرآن مجید میں اس مضمون کی آیات بکثرت موجود ہیں کہ اصل مالکانہ اقتدار ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کو ہی حاصل ہے۔ اور یہ بدیہی امر ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے لوگ اس حقیقت کا انکار کر ہی نہیں سکتے۔ اب سوال تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر مالکانہ اقتدار افراد کو سونپا ہے یا حکومت کے سپرد فرمایا ہے یا ایسے طور پر تقسیم کر دیا ہے کہ حکومت اپنے دائرہ عمل میں کاروبار کرے۔ اور افراد کی شخصی ملکیت اور ایک گونہ آزادانہ تصرف بھی قائم رہے۔

اس سوال کو حل کرنے کے لئے پہلے ہمیں اجمالی طور پر اسلامی حکومت کا خاکہ کھینچنا چاہیئے اور یہ بھی واضح کرنا چاہیئے۔ کہ اسلامی سلطنت اور اس سلطنت کے افراد میں باہم کیا رابطہ ہوگا؟ سو یاد رہے کہ اسلام استبدادی یا استعماری طرزِ حکومت کا قائل نہیں۔ اسلام عوام کی نمائندہ جمہوری طرزِ حکومت کا حامی ہے۔ وہ حق حکومت کو ایک امانت قرار دیتا ہے۔ جو انہی لوگوں کو سونپی جانی چاہیئے جو اس امانت کے اہل ہوں۔ قرآن مجید کے رو سے اس امانت کے سپرد کرنے والے عامۃ الناس ہیں اور وہی اپنے میں سے موزوں و مناسب [illegible] کو ارباب حل و عقد مقرر کرتے ہیں۔ اس لئے انہیں حکم دیا ہے وادوا الامانات الیٰ اھلھا۔ کہ اپنے حق رائے دہی سے امانتِ حکومت انہی لوگوں کے سپرد کرو جو اس بارِ امانت کے اٹھانے کے اہل ہوں۔ ظاہر ہے کہ اس طرزِ حکومت میں اختیارات کا انتقال عوام سے نمائندوں کی طرف ہوتا ہے۔ اور ایسی حکومت صحیح معنوں میں عوام کی حکومت کہلاتی ہے۔ نبی اپنی امت کا باپ ہوتا ہے۔ اس کا منصب حکمرانی نہیں ہوتا۔ لیکن وہ چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرستادہ ہوتا ہے اور اس کا براہ راست جانشین ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا ہر فیصلہ اور ہر حکم واجب الاطاعت ہوتا ہے۔ نبی کی وفات کے بعد خلفاء راشدین کا تقرر بھی دراصل انتخاب سے ہوتا ہے۔ خلافت راشدہ کے زمانہ میں یا خلافت راشدہ کے بعد نظام مملکت کا دور شروع ہوتا ہے۔ اور وہی دور اس وقت زیر غور ہے۔ یہ امر عیاں ہے کہ مندرجہ بالا طرز کی اسلامی سلطنت افراد کی حریت یا ان کے تصرف میں کم سے کم مداخلت کرے گی۔ اور ایسی حکومت کے افراد اپنی حکومت کے کاموں میں زیادہ سے زیادہ تعاون کرینگے۔ اور نظام سلطنت کو محکم تر بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے۔ اور جب ارکانِ حکومت اور افرادِ رعیت اس طرح شیر و شکر ہوں تو تنازع اور اختلاف کا موقعہ نہیں ہوگا۔ تاہم مندرجہ بالا سطور سے واضح ہے کہ اسلامی نظریہ کے رو سے حکومت کے اختیارات عامۃ الناس کے اختیارات کے ذریعہ قائم ہوتے ہیں۔ اور حکومت کے اختیارات پبلک کے مفاد کی خاطر ہوتے ہیں۔ اسلام نے جہاں عامۃ الناس سے کہا ہے کہ حکومت کے لئے موزوں ترین نمائندوں کا انتخاب کرو۔ وہاں اسکے برسرِ اقتدار آنے والوں کو بھی ساتھ ہی ارشاد فرمایا ہے۔ واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل۔ کہ تم اس حکومت کو قیام عدل و انصاف کا ذریعہ بناؤ۔ جور و تعدی یا استبداد کا آلہ نہ بناؤ۔

ہمارے بیان سے ظاہر ہے کہ اسلام نے کائنات ارضی پر انسان کو جو اختیار بخشا ہے۔ اور جس طرح کی ملکیت کے حقوق عطا فرمائے ہیں۔ وہ دراصل افراد کو ہیں۔ اور افراد کے ان اختیارات کا ایک حصہ مفاد عامہ کی خاطر اربابِ حکومت کے ہاتھوں میں دیا گیا ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ انسانی زندگی کا مقصد اسلام کے نزدیک روحانی ارتقاء اور معنوی بلند پروازی ہے۔ مادیات تو اس مقصد کے لئے بطور زینہ کے ہیں۔ اور انسانی روح کا صیقل ہونا انسان کے افعال و اعمال کا ایک نتیجہ ہے۔ اور یہ اعمال جہاں ایک طرف انسان کے دل سے تعلق رکھتے ہیں وہاں دوسری طرف بیرونی اشیاء میں تصرف سے بھی متعلق ہیں۔ انسان مدنی الطبع ہے۔ اسکی فطرت کا ارتقاء خلوت و جلوت ہر دو کا رہینِ منت ہوتا ہے۔ وہ اپنی قلبی کیفیات کے اتار و چڑھاؤ کیلئے اپنی مملوکہ اشیاء میں متصرف قرار دیا گیا ہے۔ غریب پروری، محتاجوں کی دستگیری، مظلوموں کی امداد، رشتہ داروں کی صلہ رحمی وغیرہ ایسے امور ہیں جن میں پسینہ کی کمائی کے صرف کرنے سے ایک کیف پیدا ہوتا ہے اور انسان کو تزکیہ نفس حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ الذی یؤتی مالہ یتزکی (سورہ اللیل) کہ مومن وہی ہے جو اپنا مال تزکیہ نفس کے لئے خرچ کرتا ہے۔ پھر فرمایا۔ وفی اموالھم حق معلوم للسائل والمحروم (سورہ المعارج) کہ مومنوں کے اموال میں محتاج سائل اور غیر سائل کا مفروض ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا۔ خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم و تزکیھم بھا (سورہ توبہ) کہ مومنوں کے اموال میں سے زکوٰۃ لو۔ تا اس طرح ان کے مال پاک و مطہر ہوں اور ان کا تزکیہ نفوس ہو۔ جہاد کے احکام میں مال اور جان کے ذریعہ قربانی کا حکم دیا۔ اور فرمایا کہ جو لوگ اس قربانی میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔ وہ ادنیٰ درجہ کے ہیں (سورہ نساء) امیر اور غریب کو علیٰ قدر طاقت جہاد میں خرچ کرنے کی ہدایت فرمائی (سورہ توبہ) اس قسم کی جملہ آیات واضح طور پر دلالت کرتی ہیں کہ اسلام طہارتِ نفس اور تزکیۂ قلب کے لئے افراد کی شخصی ملکیت کو ضروری قرار دیتا ہے۔ انسان لوہے یا فولاد کی بے حس مشین نہیں ہے بلکہ وہ پاکیزہ جذبات اور بڑھنے والی استعدادوں کے مجموعہ کا نام ہے۔ پس چونکہ مالی تصرف انسانی قلب کے پاک و ناپاک بنانے میں اثر انداز ہے۔ اس لئے انسان کو مال کے کمانے کے متعلق بھی احکام دیئے گئے۔ اور اس کے جائز و ناجائز خرچ کے مواقع سے بھی اسے آگاہ کیا گیا۔

اسلام نے احکامِ وراثت و وصیت کے ذریعہ قطعی طور پر عیاں کر دیا۔ کہ اسلام افراد کی ملکیت شخصی کو تسلیم کرتا ہے اور اسے برقرار رکھتا ہے۔

(باقی صفحہ ۶ کالم ۳)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ناصر آباد سے کراچی میں

احمدی جماعتوں کیطرف سے پرتپاک خیر مقدم

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز معہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اہلبیت و خدام مورخہ ۱۱ ماہ امان کو ۱/۲ ۱۲ بجے کے قریب بذریعہ ٹرین ناصر آباد سے کراچی روانہ ہوئے۔ سٹیشن پر بہت سے مقامی احباب الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔ راستہ میں کنری۔ نبی سر روڈ۔ ٹالی اور فضل بھمبرو کے سٹیشنوں پر بہت سے احمدی مرد عورتیں اور بچے حضور کی زیارت کے لئے موجود تھے۔ میر پور خاص اور حیدر آباد میں بھی بہت سے احباب حضور کا خیر مقدم کرنے کے لئے حاضر تھے۔ کنری کی جماعت نے حضور کے لئے اور حضور کے ہمراہیوں کے لئے دوپہر کا کھانا پیش کیا۔ میر پور خاص کے سٹیشن پر مکرم ڈاکٹر حاجی خان صاحب نے شام کے کھانے اور چائے کا نہایت اچھا انتظام کر رکھا تھا۔ حیدر آباد کے دوستوں نے چائے پیش کی فجزاھم اللہ احسن الجزاء

حیدر آباد سے جس ٹرین پر سوار ہونا تھا۔ چونکہ وہ غیر معمولی طور پر لیٹ تھی۔ اس لئے حضور کچھ عرصہ ڈیگ روم میں تشریف فرما رہے۔ جہاں پر بعض اصحاب نے حضور سے ملاقات اور گفتگو کا شرف حاصل کیا۔ پھر حضور آرام فرمانے کے لئے ریزرو ڈبہ میں تشریف لے گئے۔ صبح ۱/۲ ۴ بجے ٹرین حیدر آباد سے کراچی روانہ ہوئی۔ اور بارہ بجے کے قریب حضور معہ قافلہ بخیریت کراچی پہنچ گئے۔ الحمد للہ۔ سٹیشن پر حضور کا خیر مقدم کرنے کے لئے آنیوالے دوستوں کو حضور نے مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ حیدر آباد اور کراچی میں بعض دوستوں نے حضور کو ہار پہنانے چاہے۔ لیکن حضور نے انہیں منع فرما دیا۔ کراچی کی جماعت نے حضور کی رہائش کے لئے جس کوٹھی کا انتظام کیا تھا وہ ایک ہندو کی عمارت ہے جو مخصوص طور پر مذہبی امور کی سر انجام دہی کے لئے بنائی گئی تھی۔ حضور نے وہاں رہائش کو پسند نہ فرمایا۔ چنانچہ اب حضور چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ کی کوٹھی "پروین ولا" واقع ہوسٹنگ روڈ میں تشریف رکھتے ہیں۔

۲ بجے کے قریب حضور باوجود درد نقرس کی تکلیف کے نماز جمعہ کے لئے تشریف لے گئے۔ نماز جمعہ کا انتظام بندر روڈ پر ایک وسیع میدان میں کیا گیا تھا۔ جہاں پر کثرت سے احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ (خاکسار خورشید احمد از کراچی)

دُنیا کے کناروں تک ——— قلبِ یورپ سوئٹزرلینڈ میں

——— رپورٹ ماہ فروری ———

از مکرم ناصر احمدؐ صاحب واقفِ تحریک جدید زیورک

مخالفت زرعِ احمدیت کی کھاد ہے۔ اگر ہمیں یہ کھاد یوں میسر نہ ہوگی۔ تو ہم اسے خریدیں گے اور اس کھیتی میں ڈالیں گے۔ تا اس الٰہی پودا کی افزائش ہو۔ لیکن کتنے بدقسمت وہ لوگ ہیں۔ جن کے حصہ میں یہ آئے کہ وہ مزدوروں کی بدبودار اور متعفن کھاد کی ٹوکریاں سروں پر اٹھا اٹھا کر احمدیت کے خادم میں لانے پر مجبور ہوں۔ یہی حال ہمارے مخالفین کا ہے۔ خواہ وہ عوام ہوں۔ یا چرچ کے خواص اور یا حکومت کے کارندے۔ یا تینوں۔ احباب کو یاد ہوگا کہ گذشتہ سال یہاں قبر مسیح ؑ کے اعلان پر مشتمل ٹریکٹ کی اشاعت کے نتیجہ میں مخالفت کا ایک غبار اٹھا تھا۔ سخت کلامی سے لبریز خطوط ہمیں آئے۔ اخبارات میں مضامین ہمارا مضحکہ اڑانے اور مشن کی مخالفت کی غرض سے لکھے گئے۔ پادری طبقہ بالخصوص بوجہ اپنی نوعیت کے ہمارا مخالف ہوگیا۔ چنانچہ ان ہی دنوں کی بات ہے کہ ایک پادری صاحب نے ہماری مالکہ مکان کو کہلا بھیجا کہ وہ حیران ہے کہ اس نے ہمیں رہنے کیلئے جگہ کیوں دے رکھی ہے۔ اکتوبر کے شروع میں ہم نے جب کہ برادران غلام احمد بشیر اور چوہدری عبداللطیف صاحبان ابھی یہیں تھے اپنے ویزا کی توسیع کی درخواست دی۔ چار ہفتہ کے بعد ہر دو صاحبان ہالینڈ تشریف لے گئے۔ قریباً چار ماہ تک اس درخواست کا کوئی جواب نہ آیا۔ یہ دیر غیر معمولی اور تشویشناک تھی۔ گذشتہ ماہ کے آخر میں خاکسار کو کسی ذریعہ سے معلوم ہوا۔ کہ میرے یہاں قیام کی اجازت کا معاملہ چرچ کونسل کے سامنے ہے۔ اس خبر میں مجھے خطرہ کی سُرخی نظر آئی۔ چنانچہ احتیاطی طور پر بعض تدابیر اختیار کیں۔ ۱۶ / فروری کو خاکسار ایک کام کے سلسلہ میں پولیس کے دفتر میں گیا۔ وہاں سے معلوم ہوا۔ کہ پولیس نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ میری درخواست کو رد کردیا جائے۔ اور یکم مارچ تک ملک چھوڑ دینے کے احکام جاری کئے جائیں۔ نادان پولیس مین نے یہ بھی کہا۔ کہ چونکہ آپ کا مشن پورا ہوگیا ہے۔ اور ایک سال کا عرصہ اس کے لئے کافی ہے۔ اس لئے اب آپ کو چلے جانا چاہیئے۔ (ایں چہ بوالعجبی ست) میں نے کہا۔ کہ آپ اپنے عیسائی مشنوں کو بھی مصر وغیرہ ممالک سے واپس بلالیں۔ کہنے لگا ہمارے مشنوں اور آپ کے مشنوں میں فرق ہے۔ میں نے کہا بہت اچھا اور اس کا شکریہ ادا کرکے واپس آگیا۔ مجھے یہ بھی بتایا گیا کہ کاغذات تصدیق کے لئے برن (دارالخلافہ) بھجوائے ہوئے ہیں۔ جہاں سے آخری احکام جاری ہوں گے۔

ایک خواب

گذشتہ سال ۱۵ / مئی کو خاکسار نے سیدنا حضرت امیر المومنین کی خدمت میں ایک خواب لکھا تھا۔ جس کا ذکر اس موقعہ پر مناسب معلوم ہوتا ہے: "خاکسار نے ۱۲، ۱۳ / مئی کی درمیانی شب کو خواب دیکھا کہ ایک پانی (غالباً زیورک کی جھیل) میں ایک کشتی ہے۔ اور ایک پولیس مین پانی میں ایک آگ کے شعلہ کو چکر دے رہا ہے۔ چکر بہت بڑا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ٹریفک کا سپاہی ہے۔ جو جھیل میں چلنے والی کشتیوں وغیرہ کو اس روشنی کی لہر کے ذریعے کنٹرول کر رہا ہے۔ وہاں ایک جمِ غفیر ہے اور آبی ذرائع آمد و رفت کی بھی کثرت ہے۔ پھر یوں محسوس ہوا کہ دور ایک پہاڑی چٹان پر پٹاخے چھوٹ رہے ہیں۔ گویا بم گر رہے ہیں۔ لوگوں میں شور اور بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ یہ ایک آفت ہے۔ ایسی آفت پر ایک سوِس شخص ملا۔ اس نے پوچھا کہ کیا تم لوگ صبح صبح دعا کرنے کے لئے باہر جنگل میں گئے تھے۔ اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ یہ عذاب آیا ہے میں نے کہا کہ ہاں۔ ہم نے ہی دعا کی تھی۔ اس نے سختی سے پوچھا کہ کیوں دعا کی تھی؟ ہم دیکھیں گے کہ تم کامیاب نہیں ہوگے۔ ہم تمہاری پوری مخالفت کریں گے۔ اس شخص کے وجود میں مجھے ایک مخالفت نظر آتی تھی۔ جو آئندہ کسی ملک میں احمدیت کی ہونے والی ہے بعد میں خاکسار کو خیال آیا کہ اس شخص کو یہ جواب دینا چاہیئے تھا کہ اگر ہماری دعا قبول ہوتی ہے۔ تو یہی ہمارے سچے ہونے کی دلیل ہے"

کجی اور خود پسندی

حقیقت یہ ہے کہ اس ملک کے لوگوں میں ایک خاص قسم کی کجی پائی جاتی ہے۔ جو شاید یورپ کے کسی اور ملک میں مفقود ہو۔ وجہ اس کی یہ ہے۔ کہ بوجہ مخصوص اور معلوم حالات کے یہ ملک ایک عرصہ سے جنگوں سے محفوظ رہا ہے۔ اور اس امر نے انہیں ایک بے جا فخر عطا کیا ہے اور یہ سمجھنے لگ گئے ہیں کہ ان کی ذاتی خوبیاں ان کا حسن تدبّر اور نہ جانے کیا کچھ ان کے امن کی ضمانت ہیں۔ لیکن یہ ایک غلط فہمی ہے۔ ملک کے افراد میں اس غرور کی جھلک نمایاں ہے اور انانیت کے جذبہ کو ان کی اس حالت نے بہت تقویت دی ہے چنانچہ یہ لوگ اپنی انفرادی مرضی کے خلاف کوئی بات سننے کو تیار نہیں۔ اور ہمچو ما دیگرے نیست کا راگ الاپتے ہیں۔

دوسری بات اس سلسلہ میں یہ ہے کہ یہاں کی پولیس جو غیر ملکیوں سے تعلق ہے۔ اس کے اختیارات بہت وسیع ہیں۔ کیونکہ ان کا صیغہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت نہیں۔ اس لئے یہ لوگ من مانی کارروائیاں کرتے ہیں۔ اور غیر ملکیوں کے لئے قوانین بھی سخت ہیں معلوم ہوا ہے کہ بسا اوقات پولیس نے اپنے اس رویہ کے باعث غیر ملکیوں کو خواہ مخواہ تکلیف پہنچائی۔ ان پر اور تو کسی شعبہ حکومت کا اقتدار نہیں۔ اس لئے انجام کار فیڈرل کورٹ میں جاکر پولیس کے خلاف فیصلہ ہوا۔ اور بیچارے غیر ملکیوں کے حقوق کی حفاظت ہوئی۔ میں نے محسوس کیا کہ پولیس کے چھوٹے بڑے میں میرے خلاف مخالفت کی آگ لگی ہوئی ہے

سومنات کا بت

اسی تنگدلی اور کم ظرفی سے یہاں کے چرچ کو خاطر خواہ حصہ ملا ہے۔ وہ جنہوں نے صدیوں تک اپنے جھوٹے عقائد کے خلاف کوئی زبان ہلتی اور کوئی قلم چلتی نہ دیکھی تھی۔ آج یہ کیا ہوا کہ اچانک ان کے "ایمان" کی جڑوں پر تبر رکھ دیا گیا اور مسیح ؑ کے سپاہی قلم و زبان سے باطل کا ابطال کرنے لگے ان کے نزدیک تو ہمارا ایک سال کا عرصہ ہی ہمارے مشن کی تکمیل کے لئے کافی ہے۔ وہ لوگ جن کے دلوں میں عیسیٰ ؑ کی جھوٹی خدائی کا بت ہے۔ وہ کب برداشت کرسکتے ہیں کہ کوئی اس بت کو توڑے نہ صرف توڑے بلکہ بے دردی سے توڑے ہم محمود کے سپاہی بفضلِ خدا اس سومنات کے بت کو توڑینگے توڑیں گے۔ اے خدا! ہمارے ہتھوڑے کو بھاری اور اس کی ضرب کو کاری بنا۔ آمین

اختصار کی غرض سے احباب کی اطلاع کے لئے صرف اتنا ہی تحریر کیا جاتا ہے کہ اس ظالمانہ فیصلہ کے خلاف ہر مناسب کارروائی کی جارہی ہے اور گو آخری احکام اس بارہ میں موصول نہیں ہوئے ممکن ہے گو قیاس کے قرین نہیں کہ یہ احکام رد کردیئے جائیں کیونکہ ہماری تاریخ میں ایسی مثالیں بھی موجود ہیں۔ کہ بالا حکام نے اچانک اس قسم کا فیصلہ رد کردیا) لیکن ہم بفضل خدا ہر مرحلہ پر اپنے حقوق کو حاصل کرنے کی کوششوں کے لئے تیار ہیں۔ ضرورت پڑنے پر ہر ضروری قدم اٹھایا جائیگا۔ انشاء اللہ العزیز احباب خصوصیت سے دعا فرمائیں

ہماری بہن

اس سلسلہ میں یہ ذکر بھی ضروری ہے کہ پولیس والوں نے اپنی پوزیشن کو بیرونی دنیا کی نظروں میں محفوظ بنانے کے لئے ایک جعلی عذر کی آڑ لی۔ اور کہا کہ چونکہ مرکز احمدیت اب مشن کے اخراجات برداشت نہیں کرسکتا اس لئے آپ یہاں ٹھہر نہیں سکتے۔ اب یہ تو مستقبل بتائیگا کہ ہم ان کے اس باطل عذر کو کس طرح باطل ثابت کریں گے اور پولیس کو اس آخری دلیل کا سہارا بھی نہ ملیگا۔ انشاء اللہ العزیز۔ تاہم خاکسار اس امداد کو ریکارڈ کرنا چاہتا ہے۔ جو اس نازک وقت میں ہماری نو احمدی بہن محترمہ محمودہ کی طرف سے ملی ان ایام میں ایک رقم کی ضرورت تھی۔ جسے بطور ثبوت کے پیش کیا جاسکتا (بوقت ضرورت)۔ کہ سلسلہ ہمارے اخراجات کا کفیل ہے۔ محترمہ محمودہ نے کہا کہ ان کے پاس تین صد (۳۰۰/-) فرینک کی ایک رقم ٹیکس کی ادائیگی کے لئے موجود ہے۔ جس کی فی الحال ضرورت نہیں۔ چنانچہ یہ رقم لے کر اپنے نام پر بنک میں جمع کرادی گئی۔ تا ہمارا کیس مضبوط ہوجائے۔ اس رقم کے ساتھ محترمہ محمودہ نے لکھا: "خدا آپ کی مدد کرے۔ خدا بالخصوص اس موقعہ پر آپ کے ساتھ ہو"۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس نیکدل خاتون کے ایمان کی مضبوطی اور اخلاص میں زیادتی کے لئے دعا فرمائیں

دوسری تبلیغی میٹنگ

اب خاکسار اس ماہ کی تبلیغی کارروائیوں کا ذکر مختصر طور پر کرتا ہے۔ جنوری میں پہلی تبلیغی میٹنگ منعقد کی گئی تھی۔ اس ماہ اس قسم کے دو اجلاس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اول مورخہ ۳ / فروری کو شام کے آٹھ بجے منعقد ہوا بعض لوگوں کو شمولیت کے لئے دعوت نامے بھجوائے گئے تھے ایک چھوٹا سا اعلان بھی ایک اخبار میں شائع کرایا۔ یہ میٹنگ بھی ایک ریسٹورنٹ کے ایک کمرہ میں تھی۔ خاکسار نے "مسیح موعود" کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔ حضور کے دعوے اور تعلیم کو پیش کیا۔ کسر صلیب کی تفصیل بتائی اور حضور کی پیشگوئیاں اسلام کے غلبہ اور احمدیت کی عالمگیر کامیابی کے متعلق تفصیل کے ساتھ پیش کیں آخر میں بتایا کہ دنیا کے چھوٹے بڑے اپنی مشکلات کا حل سوچ رہے ہیں۔ بہت سی تحریکات دنیا کو تباہی سے بچانے کے دعوے کے ساتھ ابھر رہی ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ اس مصیبت کی عظمت کا ثبوت ہے۔ جس میں دنیا پھنسی ہوئی ہے۔ اور یہ نئے مدعی بھی آسمان کی اس انگلی کا پرتو ہیں جو وہ ایک آسمانی مصلح کی طرف اٹھا رہا ہے۔ تقریر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ مسیح کی طبعی وفات کے متعلق جس کا ذکر خاکسار نے تقریر میں کیا تھا۔ حاضرین نے دلچسپی سے سوالات کئے۔ جن کے مفصل جوابات دئے گئے بعض لوگوں نے آئندہ میٹنگ کے متعلق پوچھا۔ کہ کب ہوگی۔ چنانچہ ان کے پتے لکھوا لئے گئے تا انہیں اطلاع کی جاسکے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اجتماع بہت کامیاب رہا۔

تیسری تبلیغی میٹنگ

تیسرا اجلاس (جو اس ماہ کا دوسرا تھا) مورخہ ۲۴ / فروری کو شام کے آٹھ بجے منعقد کیا گیا۔ حسب سابق انفرادی دعوت نامے بھجوائے گئے اور اخبار میں اعلان کرایا گیا۔ حاضرین کی تعداد پہلے سے زیادہ تھی۔ بلکہ پہلی دونوں میٹنگوں کی مجموعی تعداد سے بھی زیادہ لوگ آئے۔ کمرہ چھوٹا تھا۔ اس لئے بعض کو کھڑے رہنا پڑا۔ خاکسار نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ" کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں حضور علیہ السلام کی پیدائش۔ جوانی۔ عبادت دعویٰ۔ طریق تبلیغ۔ مخالفت۔ ہجرت۔ بادشاہت وغیرہ امور پر بحث کی۔ خصوصیت کے ساتھ اسلام اور تلوار کے اعتراض کا ردّ کیا۔ اور بتایا کہ معلوم ہوتا ہے مغرب کو جب اسلام کے خلاف کوئی دلیل نظر نہ آئی تو یہاں کے علمائے اسلام کے خلاف لوگوں کو بدظن کرنے کے لئے ایک آسان ترکیب سوچی اور یہ بے بنیاد اعتراض

گھڑ لیا۔ اب اس زمانہ میں مخالفین اپنے اس ہتھیار سے بھی محروم کر دیئے جائیں گے اور اسلام کی صداقت ہر قلب پر جلوہ گر ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ تقریر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ ایک صاحب نے کہا کہ یہ غلط ہے کہ مسیح کا مشن صرف اسرائیلیوں تک محدود تھا۔ وہ تو ساری دنیا کے لئے تھا۔ اس پر خاکسار نے متی ۱۵/۲۴ کا حوالہ پیش کیا۔ کہنے لگا کہ ایک اور حوالہ بھی پڑھیں۔ خاکسار نے پوچھا کہ کیا یہ دوسرا حوالہ اس پہلے حوالہ کے متضاد ہے۔ کہنے لگا کہ ہاں۔ میں نے پوچھا کہ پھر کس پر اعتماد کریں۔ اس پر وہ کھسیانہ ہوا اور لوگ اس پر ہنس دیئے۔ اس سے قبل وہ فخریہ طور پر بیان کر چکا تھا کہ آپ بھی مبلغ ہیں اور میں بھی مبلغ ہوں۔ آپ یورپ میں آئے ہیں اور میں ہندوستان میں کام کر تا رہا ہوں۔ آپ اسلام کے مبلغ ہیں لیکن میں عیسائیت کا مبلغ ہوں۔ ایک شخص نے کہا کہ اس نے بائیبل و قرآن دونوں کا مطالعہ کیا ہے۔ لیکن بائیبل کو اعلےٰ سمجھتا ہوں۔ خاکسار نے کہا سمجھ کا سوال نہیں۔ آپ ہمارے اس چیلنج کو قبول کریں کہ ہر وہ تعلیم جو کسی اور کتاب میں پائی جاتی ہے وہ اس سے زیادہ احسن پیرایہ میں مکمل طور پر قرآن کریم میں ملتی ہے۔ اور جو کچھ مجموعی طور پر قرآن کریم میں ہے۔ وہ کسی اور کتاب میں نہیں۔ آپ بائیبل کی تعلیم کے اعلےٰ ہونے کی مثالیں دیں۔ لیکن میں ان ہی کی بناء پر قرآن کریم کا افضل ہونا ثابت کرونگا۔ ایک شخص نے کہا۔ مسیح نے کہا تھا۔ میں کافی ہوں کسی اور کی ضرورت نہیں۔ نیز یہ کہ میں ہی روشنی۔ صداقت اور راستہ ہوں۔

خاکسار نے کہا کہ ہر نبی ہی صداقت۔ روشنی اور راستہ ہوتا ہے باقی یہ کہ مسیحؑ نے اپنے آپ کو ہمیشہ کے لئے کافی کہا تھا۔ یہ آپ کا خیال ہے۔ یوحنا ۱۶/۱۲ میں جس کی تردید موجود ہے۔ خاکسار نے بائیبل اور قرآن شریف کے درمیان فرق پر مفصل طور پر بیان کیا اور بتایا کہ بائیبل میں جس کلام کا وعدہ ہے۔ وہ کلام قرآن کریم ہے۔ خدا کے فضل سے یہ اجلاس بھی بہت کامیاب رہا اور دو گھنٹے سے زائد عرصہ تک جاری رہا

خط و کتابت

علاوہ دو موقعہ پر دعوت نامے بھجوانے کے پانچ تبلیغی خطوط لکھے گئے۔ ان میں سے ۲ فرانس لکھے گئے جہاں سے دو اشخاص نے اسلام کے متعلق معلومات طلب کی تھیں۔ ایک کو ٹریکٹ بھی بھجوائے۔ ایک صاحب نے قبر مسیحؑ کے متعلق تفاصیل طلب کیں انہیں خط کے ساتھ اس موضوع پر مفصل مضمون بھجوایا۔ ایک صاحب نے بہت سے سوالات اس موضوع پر لکھے جن کے جوابات دیئے گئے۔ علاوہ ازیں مقامی احمدیوں کو تربیتی امور پر مشتمل خطوط لکھے۔ نیز جرمن میں بھی احمدی بھائیوں کے ساتھ اس رنگ کی خط و کتابت جاری رہی۔

ایک اور ہماری سابق معلم مسز سٹاہل آئیں اور قادیان کے حالات دریافت کئے اور انہیں مطالعہ کے لئے کتاب "Qadian A Test case" دی گئی۔

خاکسار تین مختلف لیکچروں میں شامل ہوا۔ تا مقامی معلومات میں اضافہ۔ واقفیت اور زبان کی مشق میں مدد ملے۔

ہمارا بھائی

ہمارا احمدی بھائی ہر مبارک احمد فرائی دوبار نماز جمعہ کے لئے آیا۔ انہیں اپنے کام سے بہت کم فرصت ملتی ہے۔ تاہم نماز کو شوق سے یاد کرتے ہیں۔ کئی بار اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ ہماری یہاں مسجد ہو۔ میں نے کہا کہ جب مسلمان یہاں زیادہ ہوں گے۔ تو مسجدیں خود بن جائیں گی۔ ہمیں تبلیغ پر زور دینا چاہیئے احباب ان کے اخلاص و استقامت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

نئی بیعت

ہمارے جرمن احمدی بھائی ہر عبداللہ ہگینے نے ایک صاحب کو ہیراپنہ دیا تھا۔ انہوں نے مجھ سے سلسلہ خط و کتابت شروع کیا اور لکھا کہ وہ مسلمان ہیں اور احمدیت کے متعلق معلومات چاہتے ہیں۔ خاکسار انہیں چند ماہ سے خطوط لکھ رہا ہے۔ ہر عبداللہ ہگینے نے لکھا تھا کہ یہ صاحب اگر جماعت میں داخل ہو جائیں تو بہت مفید وجود بن سکتے ہیں۔ لیکن بظاہر حالات ان کا احمدی ہونا مشکل نظر آتا ہے۔ الحمدللہ اب پرسوں یعنی ۲۷ فروری کو ان کا خط آیا ہے کہ انہوں نے بیعت فارم پُر کر دیا ہے اور جماعت میں داخل ہو گئے ہیں۔ اب ان کا نام حضور کی خدمت میں بھجوا دیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ ہیمبرگ میں ایک جماعت قائم کرنا چاہتے ہیں نیز "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا جرمن ترجمہ بھی شروع کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں کامیاب فرمائے۔ اور ان کے ایمان و اخلاص میں برکت اور استقامت عطا فرمائے۔ اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین۔ ان کا اسلامی نام عبدالرحمٰن ہے

آخر میں خاکسار نہایت درد سے احباب کرام کی خدمت میں مشن کی کامیابی اور جملہ مشکلات کے ازالہ کے لئے دعا کی التجا کرتا ہے۔ وھو ارحم الراحمین۔

حضرت فرما چکے

کہ تحریک جدید کا ہر مجاہد ہر ممکن کوشش کرے کہ اس کا تحریک جدید کا وعدہ ابتدائے سال میں ہی وصول ہو جائے۔ کیونکہ اس سے نہ صرف سلسلہ کو زیادہ فائدہ ہے۔ بلکہ وہ بھی سابقون کی صف اول میں آ جاتے ہیں۔ پس آپ ۳۱ مارچ تک اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کرنیکی ہر ممکن کوشش کریں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

بقیہ صفحہ ۴

تمدنی زندگی کے لئے خاوند کے ذمہ اپنی مالی وسعت کے مطابق بیوی کا مہر اور نان و نفقہ مقرر فرمایا۔ بما انفقوا من اموالھم کو گھریلو زندگی کے لئے کلید کی حیثیت دی کیا یہ ساری تفصیلات اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ اشخاص کے حق تصرف اور حق ملکیت کو اسلام تسلیم کرتا ہے یا ان تفصیلات سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ اسلام افراد کی ملکیت کا منکر ہے؟ اسلام کا سارا تمدنی نظام اسی احساس پر مبنی ہے کہ افراد اپنے پیدا کردہ اموال کے مالک ہیں۔ پس اس ملکیت کا انکار کرنا اسلامی نظام کو درہم برہم کرنے کی ناکام کوشش ہوگی شخصی ملکیت کے منکرین کے لئے میں خاص طور پر ذیل کی دو آیات پیش کرتا ہوں

(۱) اللہ تعالیٰ نے سود کے ذریعہ غریبوں کے خون چوسنے کو حرام قرار دیتے ہوئے اور سودی کاروبار سے روکتے ہوئے فرمایا کہ سود مت لو۔ لیکن "فلکم رؤس اموالکم لا تظلمون ولا تظلمون" (سورہ بقرہ) تمہارے اصل مال تمہاری ملکیت ہیں۔ ان کے تم حقدار ہو۔ نہ تم دوسروں پر ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جاوے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اموال کی ملکیت کو تسلیم فرمایا ہے۔ بلکہ اس ملکیت کے انکار کی بناء پر لوگوں کے اموال لینے کو ظلم قرار دیا ہے۔

(۲) فرمایا اولم یروا انا خلقنا لھم مما عملت ایدینا انعاماً فھم لھا مالکون (سورہ یٰس) کہ کیا یہ لوگ غور نہیں کرتے کہ ہم نے مختلف قسم کے چوپائے پیدا کر کے ان کو ان کا مالک بنا دیا ہے پھر اسی سورہ میں غریبوں پر خرچ نہ کرنے والوں کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ واذا قیل لھم انفقوا مما رزقکم اللہ قال الذین کفروا للذین اٰمنوا انطعم من لو یشاء اللہ اطعمہ (سورہ یٰس) کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو مال و منال اللہ تعالیٰ نے تم کو دیا ہے۔ اس میں سے دوسروں کے لئے بھی خرچ کرو تو وہ تمسخر آمیز لہجہ سے کہتے ہیں کہ اگر خدا نے ان کو کھلانا ہوتا تو ان کو براہ راست کھلا دیتا

اس آیت سے بھی ظاہر ہے کہ اسلام اموال اور چوپایوں پر شخصی ملکیت کو تسلیم کرتا ہے۔ سورہ اعراف کی آیت ان الارض للہ یورثھا من یشاء من عبادہ سے زمینوں کی شخصی ملکیت واضح ہے۔ الغرض اسلام جائداد منقولہ اور جائداد غیر منقولہ کی ملکیت کا حق افراد کو دیتا ہے۔ اور اس حق کے نتیجہ میں افراد پر ذمہ واریاں عائد کرتا ہے۔

یہ بات ذکر کرنا ازبس ضروری ہے کہ جہاں اسلام نے انفرادی ملکیت کو تسلیم کیا ہے۔ وہاں اس نے افراد پر اجتماعی ذمہ واریوں کا بوجھ بھی رکھا ہے اور ان ذمہ واریوں کا ادا کرنا حکومت کے ذریعہ ہوتا ہے۔ اس بناء پر اپنی ملکیت سے ناجائز فائدہ اٹھانے والوں یا اجتماعی ذمہ داریوں کی ادائیگی سے گریز کرنے والوں پر حکومت کو جبر کرنے کا بھی اختیار دیا گیا ہے۔ عام صدقہ و خیرات افراد کی مرضی پر رکھا ہے اور اس بارے میں افراد کو تلقین فرمائی ہے۔ مگر زکوٰۃ کو حکومت کے ذریعہ اور بیت المال کے واسطہ سے لازمی قرار دیا ہے اور زکوٰۃ کی ادائیگی میں روک ڈالنے والوں کو اسلامی سلطنت سزا دینے کی بھی مجاز ہے ایک اور امر بھی ذہن نشین رکھنا چاہیئے اور وہ یہ کہ جہاں انفرادی ملکیت اور انفرادی کمائی کو افراد کا حق تسلیم کیا گیا ہے۔ اور یہ حق بقدر ضرورت حکومت کی طرف منتقل ہوتا ہے وہاں پر اسلام مشترکہ اموال کی اجتماعی ملکیت کا حق حکومت کو دیتا ہے۔ غنائم میں سے حکومت ایک حصہ بزود رکھنے کے بعد تقسیم کر دے گی۔ لیکن فیٔ کے اموال ہمیشہ حکومت کی ملکیت رہیں گے۔ اور ایسی جائداد میں انفرادی ملکیت جاری نہ ہوگی۔ تا حکومت اپنے مصارف کے لئے مستقل جائداد قبضہ میں رکھ سکے۔

ہمارے بیان سے ظاہر ہے کہ اسلام نہ تو موجودہ سرمایہ داری کا حامی ہے اور نہ ہی وہ اس روسی نظام کا موید ہے۔ جو دراصل انتہائی سرمایہ داری کا ردعمل ہے بلکہ اسلام ایک درمیانی راستہ کا علمبردار ہے جس کے ذریعہ افراد اپنی روحانی منزل تک بھی پہنچ سکیں اور حکومت اپنی ان اجتماعی ذمہ داریوں سے بھی سبکدوش ہو سکے۔ جو اسلام نے حکومت کے کندھوں پر رکھی ہیں۔ اور اب وہ دن دور نہیں جب اہل دانش دنیوی نظاموں کے تجربہ سے تنگ آکر آخر کار اسی آسمانی نظام کو اپنائیں گے۔ جو خالق فطرت نے تمام انسانوں اور تمام قوموں کے لئے نازل فرمایا ہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

قابل توجہ امر

بار بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ موصی حضرات جو اپنے مستقل پہلے مقامات کو چھوڑ کر پاکستان میں آئے ہیں۔ وہ اپنے تازہ ترین پتوں سے جلد مطلع فرما دیں۔ بعض لوگ اب کسی ایک جماعت کی معرفت چندہ بھیج رہے ہیں مگر نمبر وصیت معلوم نہیں ایسے حضرات کی رقوم ریلیسے کی ویسے پڑی ہیں اس لئے جلد تمام ایسے موصی حضرات جو اب پاکستان میں آئے ہیں اپنے مستقل پتوں سے دفتر کو مطلع فرما دیں۔ تا اگر ان کی کوئی رقم بلا تفصیل پڑی ہو تو اندراج کر کے دفتر ان کا حساب درست کر سکے بعد میں تمام تر ذمہ داری موصی حضرات پر ہوگی۔ دفتر ذمہ وار نہ ہوگا۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ جودھامل بلڈنگ لاہور

انجمن ترقی اردو کا افتتاح

کراچی ۷ رمارچ۔ آج ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ قائد اعظم محمد علی جناح نے انجمن ترقی اردو کی افتتاحیہ رسم ادا کرنا منظور کر لیا ہے۔ جو اپریل کے آخری ایام میں ہوگی۔

ریلوے ملازمین کے مطالبات

لاہور ۷ رمارچ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی ایک خبر ریلوے ملازمین کے مظاہرے کے متعلق آج کے اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ جو اصل واقعات کے متعلق نہیں ہے۔ جنرل ہیڈ کوارٹرز نے آج ایک اعلان میں بتایا۔ کہ ریلوے ملازمین نے کل کراچی میل کی روانگی سے قبل جس میں جنرل مینیجر سوار تھے۔ مظاہرہ کیا اور اپنے مطالبات پیش کئے جو حسب ذیل ہیں۔

(۱) تخفیف روک دی جائے (۲) مکان کا کرایہ دیر سے ملنے کی شکایات کا تدارک کیا جائے (۳) اور ہیڈ ٹرین ایگزیمینر کو برطرف کیا جائے۔ اس کے جواب میں جنرل مینیجر نے کہا۔ کہ شق اول کے متعلق محکمہ نے بہت غور کیا ہے۔ مگر وہ زائد عملہ کی تخفیف میں لانے کے لئے مجبور ہے۔ دوسرے مطالبات پر غور کرنے کا آپ نے وعدہ کیا۔ (اورنیٹ)

میں دونوں ملکوں کے بہتر تعلقات کا متمنی ہوں

ہندوستانی سفیر کے خیالات

کراچی ۷ رمارچ:۔ پاکستان میں ہندوستانی ہائی کمشنر مسٹر سری پرکاش نے جو ان دنوں سندھ کا دورہ کر رہے ہیں سکھر میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں نے اس عہدہ کو محض اس امید پر قبول کیا تھا۔ کہ میں دونوں حکومتوں کے تعلقات بہتر بنا سکوں گا۔ مگر افسوس کہ بدقسمتی سے ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ جن کی وجہ سے میری یہ امید پوری نہ ہو سکی۔ اور میرا دفتر محض انخلاء آبادی کا دفتر بن گیا۔

آپ نے مزید کہا۔ کہ دونوں ملکوں کے پناہ گزینوں کے ترک وطن سے باہمی تعلقات بہت ہی خراب تر ہوتے جا رہے ہیں۔

آپ نے کہا۔ کہ اگر میں سندھی ہوتا۔ تو کبھی بھی اپنے صوبہ کو نہ چھوڑتا۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ سندھ کی حکومت نہائیت ہی مخلص اور خیر خواہ ہے۔ (ا،پ)

امتحانات کے پرچوں کا بنڈل گم ہو گیا!

کلکتہ ۷ رمارچ:۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ کلکتہ یونیورسٹی کے امتحانات کے پرچوں کا ایک بنڈل ریلوے گارڈ کی گاڑی سے گم ہو گیا ہے۔ یہ پرچے جنہیں راسے کلکتہ یونیورسٹی کے کنٹرولر امتحانات کو بذریعہ ریل بھیجے جا رہے تھے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جب گاڑی ہوڑہ سٹیشن پر پہنچی۔ پلیٹ فارم کے دوسری طرف سے کچھ نوجوان گاڑی میں داخل ہوئے اور پرچوں کا بنڈل اٹھا کر بھاگ گئے۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے (ا،پ)

مغربی پنجاب میں مہاجرین کی آبادی

لاہور ۷ رمارچ:۔ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی طرف سے ایک بیان میں بتایا گیا ہے کہ ۶ رمارچ ۱۹۴۸ء کو ختم ہونے والے ہفتے کے اعداد و شمار مظہر ہیں۔ کہ مغربی پنجاب کے مختلف اضلاع میں پچاس لاکھ سے زیادہ پناہ گزین آباد ہو چکے ہیں اور اب تک ۵۳ لاکھ کے قریب غیر مسلم صوبہ سے رخصت ہوئے ہیں۔

غیر مسلموں نے ۱۰۵۸۰ دیہات خالی کئے۔ جن میں سے ۹۷۰۴ میں مشرقی پنجاب اور ملحقہ ریاستوں سے آنے والے پناہ گزین آباد ہو چکے ہیں۔ (ا،پ)

مسلمان خود ہی اپنا سامان لانے کی زحمت گوارا نہیں کرتے

لاہور ۷ رمارچ۔ مسٹر غضنفر علی خان نے پریس عوام اور سیاسی جماعتوں کو ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات کو نہایت ہی مستحسن اقدام کرے، حالیہ مشترکہ کانفرنس میں مسٹر غضنفر علی خاں نے کہا۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ اس کانفرنس میں بہت سے ایسے اہم امور طے ہو گئے ہیں، جن پر عمل پیرا ہونے سے دونوں حکومتوں کے تعلقات بہتر ہو جائیں گے۔ یہ اہم امور عورتوں کی واپسی جائیداد کا تبادلہ اور زرنقد کی تبدیلی پر مشتمل ہے دوسرا مستحسن اقدام جس کے لئے ہمیں کوشاں ہونا چاہیئے وہ مشرقی اور مغربی پنجاب کے بہتر تعلقات بنانے کے متعلق ہے جہاں تک مغربی پنجاب کا تعلق ہے۔ مجھے خوشی ہے۔ کہ اس نے غیر مسلم پناہ گزینوں کے سامان کی واپسی عورتوں کی واپسی نہایت خندہ پیشانی سے کی ہے، مگر افسوس ہے۔ کہ مشرقی پنجاب نے صحیح برتاؤ نہیں کیا۔ مگر اب حکومت مشرقی پنجاب نے ہمیں بتایا ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ مسلمانوں کو مشرقی پنجاب سے سامان نکالنے سے روکا جاتا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ خود اس کے لئے کوشاں نہیں ہوتے۔ اور اس مقصد کے لئے ہمیں درخواستیں ہی موصول نہیں ہوتیں مسٹر غضنفر علی نے مسلمانوں کو اپنا سامان لانے کے لئے درخواستیں دینے پر آمادہ کرتے ہوئے امید ظاہر کی۔ کہ آئندہ حکومت مشرقی پنجاب مسلم پناہ گزینوں کا سامان نکلنے اور مغویہ عورتوں کی واپسی کے سلسلہ میں نہائت فیاضی [illegible]

زراعتی کالج لائلپور میں شہد کی مکھیاں پالنے کا طریق سکھایا جائیگا

لائلپور ۷ رمارچ:۔ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ زراعتی کالج لائلپور میں سائنٹیفک طریق پر شہد کی مکھیاں پالنے کا ایک کورس یکم اپریل ۱۹۴۸ء سے شروع ہوگا۔ اس کلاس میں تیس طلبہ داخل کئے جائیں گے۔ جو پاکستان یا اس کی ریاستوں کے باشندے ہونگے آٹھ طلبہ محکمہ امداد باہمی کی طرف سے نامزد ہوں گے۔ ان انجمنوں کے باقاعدہ ممبروں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی درخواستیں رجسٹرڈ انجمن ہائے امداد باہمی مغربی پنجاب لاہور کی معرفت بھیجیں۔ مغربی پنجاب سے باہر کے اور ریاستوں کے پاکستانی طلبہ اپنی درخواستیں اپنی اپنی حکومتوں کی وساطت سے بھیجیں۔ تمام درخواستیں پرنسپل زراعتی کالج کے پاس ۲۰ مارچ ۱۹۴۸ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ (ا،پ)

مغربی پنجاب میں چاول کی فصل

لاہور ۷ رمارچ:۔ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کا ایک نوٹ مظہر ہے۔ کہ مغربی پنجاب میں ۱۹۴۷-۴۸ء کے لئے چاول کی فصل کا آخری تخمینہ مرتب ہوا ہے۔ اس کے مطابق کل زیر کاشت رقبہ ۹۸۶۰۰۰ ۷ ایکڑ ہے (اس میں رسمی تخمینہ کے طور پر ۱۲۰۰ ایکڑ شامل ہیں) اس کے مقابلہ میں پچھلے سال کا اصل رقبہ ۸۶۵۳۰۰ ایکڑ تھا گویا ۸ فی صدی کی کمی ہوئی۔ مگر یہ رقبہ گذشتہ پانسالہ اور دہ سالہ اوسط سے ۷ اور ۱۹ فی صدی زیادہ ہے۔

پیداوار عام طور پر معمول کے مطابق یا اس سے ذرا کم ہے۔ کئی اضلاع سے بارش کی قلت کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ چاول کی کل پیداوار کا تخمینہ ۲۹۳۵۰۰ ٹن کیا گیا ہے یعنی پچھلے سال کی اصل پیداوار سے ۱۴ فی صدی سے کم۔ مگر یہ پیداوار گذشتہ پانسالہ اور دہ سالہ اوسط علی الترتیب ۵ اور ۲۰ فی صدی زیادہ ہے۔ فصل کی کٹائی حسب معمول ایام میں شروع ہوئی (ا،پ)

ڈھاکہ میں ہندوستانی ڈپٹی ہائی کمشنر

مقرر کرنیکا مشورہ

کلکتہ ۱۷ مارچ - مغربی بنگال کی حکومت نے حکومت ہندوستان کو مشورہ دیا ہے - کہ مشرقی اور مغربی بنگال کے درمیان پیدا ہونے والے معاشی اور سیاسی مسائل کو حل کرنے کے لئے ڈھاکہ میں ایک ڈپٹی ہائی کمشنر کا تقرر عمل میں لایا جانا چاہیئے (اے - پی - آئی)

حکومتِ مغربی پنجاب کی وزارت میں اچھوت نمائندے کی شمولیت کا مطالبہ

لاہور ۱۷ مارچ - "پراونشل شڈیول کاسٹس فیڈریشن" کے صدر مسٹر پی - ایس راماداسیہ نے کل وزیراعظم مغربی پنجاب سے ملاقات کے دوران میں اس بات پر زور دیا - کہ چوہدری سندر سنگھ اور چوہدری ہر بھج رام کے مستعفی ہو جانے کی وجہ سے اسمبلی میں جو دو اچھوت نشستیں خالی ہوئی ہیں انہیں جلد پُر کیا جائے - نیز اُنہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا - کہ صوبائی کابینہ میں ایک اچھوت نمائندہ بھی شامل کیا جائے - وزیر اعظم نے آپ کو یقین دلایا - کہ قانونی پوزیشن کے متعلق اطمینان حاصل کر لینے کے بعد خالی نشستوں کو پُر کرنے کے سوال کو ضرور زیر غور لایا جائے گا - نیز آپ نے یقین دلایا - کہ اچھوتوں کے حقوق کی پوری حفاظت کی جائیگی (اے - پی)

صنعتی ادارے دوبارہ چالو ہو گئے!

لاہور ۱۷ مارچ - مغربی پنجاب کے وزیر خزانہ نے کل اسٹار کے نمائندے کو بیان دیتے ہوئے بتایا - کہ غیر مسلم جن صنعتی مراکز کو چھوڑ گئے تھے - ان سے زیادہ تر مسلمانوں کو دئے جا چکے ہیں اور ان میں بدستور کام بھی شروع ہو گیا ہے ممکن ہے کہ شروع کی ہوئی نامزدگیوں میں کچھ تبدیلیاں کرنی پڑیں یہ تبدیلیاں فروغ کے نکتہ نگاہ سے عمل میں لائی جائیں گی صوبہ کی موجودہ صنعتی حالت کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر دولتانہ نے یہ اعتراف کیا ہے کہ وہ ابھی تک سابقہ معیار تک نہیں پہنچ سکیں ہیں - (اسٹار)

پاکستان ٹریڈ یونین کی طرف سے ڈائرکٹ ایکشن کا الٹی میٹم

حکومت سے مصالحتی گفتگو کیلئے آخری تاریخ ۷ اپریل

لاہور — نامہ نگار خصوصی کے قلم سے — ۱۷ مارچ

بڑھانے پے کمیشن کی سفارشات کے مطابق تنخواہیں بڑھائی جائیں - تخفیف اور چھانٹی کو بند کر دیا جائے اور پاکستان ٹریڈ یونین کے لیڈر مرزا ابراہیم کو فوراً رہا کیا جائے - یہ تین باتیں تھیں - جن پر آج وائی - ایم - سی - اے ہال میں شام کے ۵ بجے پاکستان ٹائمز کے ایڈیٹر مسٹر فیض احمد فیض کی صدارت میں مرکزی ملازموں کی مختلف یونینوں کے ممبروں نے تقریریں کرتے ہوئے زور دیا - مقررین میں تار - ڈاک - ریلوے - ریڈیو ایم - ای - ایس الغرض ہر مرکزی محکمے کے ملازم شامل تھے - یہ اجلاس کوئی اڑھائی گھنٹے تک جاری رہا - جس میں بالآخر متفقہ طور پر ایک ریزولیوشن کے ذریعے حکومت کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی گئی - کہ وہ پاکستان کے ہر طرح خدمتگذار ہیں - ان کی کوششیں کمیونسٹوں کی سازش یا کسی ففتھ کالم کی انگیخت پر نہیں - بلکہ پیٹ کے جہنم کی تحریک پر ہیں - ہم آخری بار اپنے آخری اقدام کو ۷ اپریل تک کیلئے ملتوی کرتے ہیں - اس عرصے میں ہماری طرف سے مذاکراتی کمیٹی حکومت سے مصالحت کی کوشش کرے گی لیکن اگر کسی صورت بھی حکومت نے ہمارے مطالبات کو منظور نہ کیا - تو ۷ اپریل کے بعد ڈائرکٹ ایکشن کا اقدام کیا جائے گا - اس اجلاس میں مختلف شعبوں کی ۱۷ یونینوں نے شرکت کی - ہال بھرا ہوا تھا -

حکومتِ پاکستان صدقدلی سے اس بات کی خواہاں ہے

کہ اقلیتیں مملکتِ پاکستان میں ہی آباد رہیں

دہلی ۱۶ مارچ - پاکستانی پارلیمنٹ کے کانگرسی نمائندے پروفیسر راجکمار چکرورتی اور مسٹر بھوپندر ناتھ دت نے کراچی سے بنگال کو آتے ہوئے ایک بیان میں کہا - اس موقعہ پر مشرقی پاکستان سے غیر مسلموں کے اخراج پر زور دینا دانشمندانہ بات نہیں ہے حکومت پاکستان نے لاقانونی کو دُور کرنے کا عہد کیا ہوا ہے - اور صدقدلی سے اس بات کی خواہاں ہے کہ اقلیتیں مملکت پاکستان میں ہی آباد رہیں پروفیسر چکرورتی اور مسٹر دت نے کہا - کہ سندھ کے غیر مسلموں نے جلد بازی میں اپنے صوبہ کو چھوڑ کر ایک خطرناک غلطی کا ارتکاب کیا ہے - اور کہا - کہ مشرقی پاکستان سے غیر مسلموں کے اخراج کو کانگریس پورے زور سے بند کریگی - آپ نے کہا - کہ غلط افواہوں کی بنا پر لوگوں نے افراتفری میں نکلنا شروع کر دیا - اب حکومت مشرقی پاکستان لاقانونی کو کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کریگی - (اے پی)

ناگپور میں ریڈیو سٹیشن

ناگپور ۱۶ مارچ سی - پی اسمبلی میں سوالات کے وقت بیان کیا گیا - کہ آئندہ ۶ ماہ میں ناگپور میں ایک ریڈیو سٹیشن قائم ہو جائے گا - (اسٹار)

عراق میں زبردست مالی بحران

بغداد ۱۶ مارچ - یہ اطلاع ملی ہے - کہ عراقی خزانہ کے تمام ریزرو فنڈ کو واپس لیا جا رہا ہے - اس خبر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عراق میں زبردست مالی بحران پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے یہ بھی بتایا گیا ہے محکمہ ریل کے نقصان کی وجہ سے بجٹ میں ۲۰ لاکھ دینار کا خسارہ پڑا ہے - (اسٹار)

خان عبد الغفار خان کی عوامی پارٹی

مشرقی بنگال میں ابتک کوئی حامی نہیں ملا

کراچی ۱۶ مارچ اسٹار کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے - کہ مجوزہ عوامی پارٹی کو ابھی تک مشرقی بنگال میں کوئی حامی نہیں ملا ہے - اس پارٹی کے موسسوں کی انتہائی کوششوں کے باوجود ابھی تک کسی مشرقی پاکستان کے مسلم سیاستدان نے پارٹی مذکورہ کے حالیہ مجوزہ منشور پر دستخط نہیں کئے ہیں - اور یہ بات بھی مشکوک ہے کہ بنگال کے سابق وزیر اعظم مسٹر فضل الحق بھی اس پارٹی میں شریک ہونگے - اس بات کی اس وقت بہت کم امید ہے - کہ پارٹی کے مستقبل قریب میں منعقد ہونے والی کنونشن میں مشرقی بنگال کے کافی نمائندے شریک ہوں گے - (اسٹار)

روسی مطالبات کا امریکہ پر اثر

لندن ۱۶ مارچ کل کانگرس کے ایک مشترکہ اجلاس کے سامنے "خارجی صورت حال" پر تقریر کرنے کے متعلق پریذیڈنٹ ٹرومین کے اچانک فیصلہ سے واشنگٹن میں یہ افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ اس فیصلہ کی پشت پر نارڈے ڈنمارک اور غالباً سویڈن کے متعلق روس کے مطالبات کار فرما ہیں - اخبار ڈیلی گرافک کے نامہ نگار نے سینیٹ کے ایک ممبر کا جسے اپنا نام ظاہر کرنے سے منع کر دیا ہے ذکر کیا ہے جس نے کہا کہ صدر اسکنڈے نیویا کے تین ملکوں کے ساتھ ماسکو کے مجوزہ باہمی موافقت کے میثاق کے متعلق کانگرس کے سامنے تقریر کرینگے (اسٹار)

ہند اور پاکستان کی اقتصادیات پر اثر

لندن ۱۷ مارچ ہند اور پاکستان کی اقتصادیات کا جائزہ لیتے ہوئے ایک مقالہ میں اخبار "برمنگھم پوسٹ" کے نامہ نگار مقیم نئی دہلی نے بیان کیا ہے کہ آئندہ سال کے لئے ہند کے حالیہ میزانیہ میں خسارہ رہتا ہے - جبکہ پاکستان کے میزانیہ میں چند ہزار پونڈ فاضل بچا ہے - نامہ نگار مذکور کہتا ہے - کہ "اگر دونوں ملکوں میں دوستانہ تعلقات ہوتے - تو وہ زیادہ کفایت کر سکتے تھے - ہند کے میزانیہ کا تقریباً نصف کشمیر میں اس کی فوجوں پر خرچ ہو گا لیکن جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے - ہند کو اپنی سرحد کی جانب سے کوئی تشویش نہیں کیونکہ پاکستان کے اس پر حملہ کرنے کا کوئی امکان نہیں - پاکستان کے پاس چھوٹی سی فوج ہے - اسے اس کو بڑھانا ہے - دشمن ملکوں سے اپنی سرحد کی دیکھ بھال کرنی ہے - اس کے ساتھ ہی افغانستان سے بھی اس کی سرحد ملتی ہے - جو اس سے دوستانہ تعلقات نہیں رکھتا - اسلئے اسے مجبوراً اپنے میزانیہ کی ایک کثیر رقم دفاع پر خرچ کرنی پڑی لیکن ہند اپنی فوجوں پر جو کچھ خرچ کر رہا ہے - وہ پاکستان کے خرچ سے ۳۰ گناہ زیادہ ہے - ان نئی پالسیوں میں یہ فضول اخراجات اس لئے اور بھی قابل افسوس ہیں - کہ وہ اقتصادی طور پر بھی تقریباً برسر پیکار ہیں - " نامہ نگار مذکور لکھتا ہے - کہ ہند اور پاکستان کا اقتصادی فرق میزانیہ کے خسارہ یا فاضل ہونے میں اتنا نہیں ہے - جتنا دونوں وزراء مالیات کے دفاعی طرز عمل کے اختلاف میں ہے ہند کے مسٹر چیٹی انتہائی قدامت پسند تھے - اُنہوں نے ہر چیز پر اقتصادی حالات کے مضبوط ہونے کا خیال رکھا - انہیں ایک ایسے پر آشوب ملک کا انتظام کرنا تھا - جو جلد ہی اپنا آئینی معیار تبدیل کرنے والا ہے - اور دولت مشترکہ سے الگ ہوتا جا رہا ہے - ہند میں لیبر اور سیاست کے مسائل کی وجہ سے پریشانی پھیلی ہوئی ہے - پاکستان کے مسٹر غلام محمد نے ایک ایسے ملک کا بجٹ تیار کیا ہے جو ابھی وجود میں آیا ہے - جہاں حب الوطنی کے سبب جس میں ہند کی دشمنانہ سرگرمیوں کی وجہ سے شدت پیدا ہو گئی ہے لیبر اور صوبائی مسائل پر قابو پا لیا گیا ہے - انہیں ہندی وزیر کی طرح غذائی اشیا کی درآمد کی قیمتوں کیلئے پریشان ہونا نہیں پڑتا - وہ جانتے ہیں - کہ پاکستان اپنے آپ کو کھلانے کی اہلیت رکھتا ہے -

(اسٹار)

کشمیر کا معاملہ تمام اسلامی دُنیا کا ہے

کراچی ۱۶ مارچ - کراچی میں رہنے والے عرب باشندوں نے اب تک کشمیر فنڈ کے لئے ... روپیہ سے زیادہ چندہ جمع کیا ہے - عطیات ابھی تک جمع کئے جا رہے ہیں - اور توقع ہے کہ جلد ہی چندہ کی رقم ایک لاکھ روپیہ سے زیادہ ہو جائیگی - کشمیر کے متعلق عربوں کے نظریہ کی وضاحت کرتے ہوئے کراچی میں اقامت گزیں ایک عرب باشندہ نے کہا کہ "کشمیر نہ صرف پاکستان بلکہ پوری اسلامی دُنیا کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے - پاکستان کے وجود کا دار و مدار کشمیر پر ہے - اور پاکستان کے بغیر عالم اسلام کی وحدت ممکن نہیں ہے - اسلئے ہم آزاد کشمیر کی حکومت کو جو دامے درمے قدمے سخنے امداد دینگے - وہ دُنیائے اسلام کی امداد کے مماثل ہو گی (اسٹار)

یمنی فوج نے الوزیر کو گرفتار کر لیا

قاہرہ ۱۶ مارچ - یمن میں الوزیر کے مختصر سے دور اقتدار کے خاتمہ کا ذکر کرتے ہوئے اخبار "الاساس" رقمطراز ہے - کہ یمنی فوج نے عبد اللہ الوزیر کے خلاف ہو کر اسے اور اس کے ساتھ دوسرے لیڈروں کو قصر غوران میں گھیر لیا ہے (اسٹار)